ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
جنوری، فروری ۲۰۱۸ء
خاص الخاص نمبر
تبلیغی جماعت، قرآن حکیم اور دارالعلوم دیوبند
شبیر قادری
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH
بے جا عصبیت سے کنارہ کش ہو کر احتساب آخرت کی فکر کرتے ہوئے اس نمبر کا مطالعہ کریں
یہودی کہاوت ہے جھوٹ بولو، جھوٹی باتوں کو اتنا پھیلاؤ اور اس انداز سے پھیلاؤ کہ مسلمان جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگیں
عاطف ہاشمی
RS.60/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ طلسماتی دنیا
خاص الخاص نمبر دیوبند

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۸
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے
اس شمارے کی قیمت -/60 روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر:
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر 01336-224455
E-mail hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

ہنگ ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
بحرمین قانون، ملک اور اسلام کے نہ اردو سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U.P)

کیا اور کہاں

یہ مضمون - بادل نخواستہ

مرکز نظام الدین (بنگلہ والی مسجد) میں تبلیغی جماعت کا موجودہ اختلاف ارباب اقتدار پرستی کا اختلاف ہے۔ اس اختلاف میں دو جماعتیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ ایک جماعت سعد صاحب کی ہے جو محض امارت پر یقین رکھتی ہے۔ اس جماعت کے نزدیک کسی بھی امیر کو کسی بھی جماعت کے سلسلہ میں مکمل طور پر من مانیاں کرنے کا حق حاصل ہے جب کہ دوسری جماعت شوریٰ پر اظہار اعتماد کرتی ہے اور اُن حضرات کی طرف اپنا رجحان رکھتی ہے جو حضرات ایک طویل عرصہ سے اس جماعت کے نظم ونسق کو چلاتے رہے ہیں اور جنہیں اکابرین کی سرپرستی کی سعادت حاصل تھی لیکن یہ جماعت جس میں مولانا ابراہیم دیولا صاحب اور مولانا احمد لاٹ صاحب جیسے لوگ موجود ہیں، کسی بھی امیر کی سرپرستی سے محروم ہے حالاں کہ کوئی بھی شوریٰ اس وقت معتبر ہے جب اس کا کوئی امیر ہو، جس شوریٰ کا کوئی امیر ہی نہ ہو وہ شوریٰ قابل اعتبار کیسے ہوسکتی ہے؟ اس سلسلے میں جب ہم اسلامی تاریخ اور سیرت رسول ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خلافت کے نظام میں اصل حیثیت امیر جماعت ہی کو حاصل تھی، لیکن امیر جماعت اپنی جماعت یعنی مجلس شوریٰ سے مشورے کرنے کا پابند تھا۔ اسی بات کی وضاحت ہمیں قرآن کریم میں بھی ملتی ہے۔ فرمایا گیا وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ اے محمد ﷺ! تم ارباب رائے سے مشورہ کرو اور جب کسی بات پر جم جاؤ تو پھر صرف اللہ پر بھروسہ کرو۔ اس آیت قرآنی سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ امیر جماعت شوریٰ کے مشوروں پر چلنے کا پابند نہیں ہے، البتہ وہ اس بات کا پابند ہے کہ اپنی شوریٰ سے مختلف امور میں مشورے ضرور کرے اور ان مشوروں کے بعد جس بات پر اس کا دل ٹھکے اس کام کو کر گذرے اور اسلامی روایات کے مطابق شوریٰ کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ مشوروں کے بعد امیر کے ہر فیصلے کا خیر مقدم کرے اور امیر جماعت کی نیت پر شک نہ کرے۔

تبلیغی جماعت کا موجودہ اختلاف اسلامی روایات سے بے پرواہ ہوکر چل رہا ہے، اس میں کسی بھی جانب اخلاص نظر نہیں آتا، یہ محض اقتدار کا اختلاف ہے اور اس اختلاف کی اصل وجہ یہ ہے کہ اب یہ جماعت علماء حق کی سرپرستی سے محروم ہوتی جارہی ہے اور اکّا دُکّا کچھ مولوی اور مفتی جو اس جماعت کے ساتھ لگے ہوئے ہیں وہ اس کی سرپرستی نہیں کررہے ہیں بلکہ اس جماعت کی ہاں میں ہاں ملاکر اس کی ماتحتی میں کام کررہے ہیں۔

زبان وبیان کے سلسلہ میں مولانا سعد صاحب کی بے اعتدالیاں

جہاں تک مولانا سعد صاحب کی اُن بے اعتدالیوں کا معاملہ ہے جن کے بارے میں مادر علمی دارالعلوم دیوبند کو بھی اپنی زبان کھولنی پڑی اور اپنے اُس موقف کو ظاہر کرنا پڑا جس موقف کی سرپرستی پندرہ سو سال سے اہل حق کرتے رہے تھے اور جو یقیناً دو اور دو چار کی طرح واضح تھا۔ مولانا سعد صاحب بعض امور میں کھلم کھلا تفسیر بالرائے کا مظاہرہ کررہے تھے اور ان کے حوارئین ان کی ہر بات پر اس طرح آمنّا وصدّقنا کہہ رہے تھے جیسے ان کی ہر بات الہامی ہو اور اس کا انکار کرنا منجملہ کفر ہو۔ لیکن یہاں یہ بات مان لینی ضروری ہے کہ زبان وبیان اور سوچ وفکر کی بے اعتدالیاں صرف مولوی سعد صاحب تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس ضمن میں حسب ظرف سبھی نے بے اعتدالیوں اور تشدّد اور تشتّت کا مظاہرہ کیا اور یہ سوچ وفکر تو سبھی حضرات کی ہے کہ صرف ہم ہی دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور صرف ہمارا ہی طریقِ کار معتبر ہے، اپنی جماعت کو "کشتی نوح" بتانا پھر یہ یقین کرنا کہ جو اس کشتی میں سوار ہوجائے گا بس اسی کی نجات ممکن ہے، باقی وہ تمام حضرات جو دوسرے طریقوں سے دین کی خدمت کررہے ہیں وہ سب ناقابل اعتبار ہیں اور ان کی مغفرت ممکن نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سوچ وفکر ایک باطل سوچ وفکر ہے اور جو ایک معتبر اور مستند جماعت کو دین اسلام کا حریف بناکر کھڑا کررہی ہے۔

اس مفروضہ ''کشتی نوح میں بے شمار اکابرین جان بوجھ کر سوار نہیں ہوئے، ان میں سے چند اکابرین کے نام یہ ہیں: شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب وغیرہ تو کیا یہ لوگ نجات اور مغفرت کے قابل نہیں ہیں؟

زعم اور گھمنڈ انسان کو تباہ کر دیتا ہے، اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت کے اکثر لوگ اس زعم اور گھمنڈ کا شکار ہو گئے ہیں جو انسان کی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کر کے رکھ دیتا ہے اور قرآن حکیم میں جس کی پُر زور مذمت کی گئی ہے۔

تبلیغی جماعت کی حقانیت

شروع ہی سے بعض اکابرین اس جماعت سے متفق نہیں تھے، انہیں اسی بات کا خدشہ تھا کہ یہ جماعت آگے چل کر ما، حق کے بالمقابل کھڑی ہو جائے گی اور صرف اپنی ہی سوچ وفکر اور صرف اپنی ہی کارکردگی کو برحق سمجھنے لگے گی کیوں کہ ان کی اکثریت علم معتبر سے محروم تھی۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں اور ایک ہم ہی کیا ساری دنیا یہ تسلیم کرتی ہے کہ تبلیغی جماعت کی انتھک محنت کی وجہ سے مسجدیں نمازیوں سے بھریں، لوگوں کی وضع قطع میں تبدیلی آئی اور اُن گاؤں اور دیہاتوں میں بھی جماعت نے اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کیا جہاں پہنچنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں تھی لیکن آہستہ آہستہ تبلیغی جماعت کی روش بدلنے لگی، عاجزی کی جگہ زعم آ گیا اور خاموشی کی جگہ دعوے اُبلنے لگے۔ ابتداء میں جماعت کے کارکنان کہا کرتے تھے کہ ہماری چلت پھرت دین سیکھنے کے لئے ہے، اس لئے یہ لوگ سڑکوں پر سر جھکا کر چلتے تھے، اب نوبت یہ ہے کہ دین دوسروں کو سکھانے کے دعوے کئے جا رہے ہیں اور علماء پر بھی انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں، اب دین سیکھنے کی نہیں بلکہ دین سکھانے کے دعوے چل رہے ہیں اور بعض علماء کا بھی یہی حال ہے کہ جو پہلے کبھی اس جماعت کی سرپرستی کیا کرتے تھے اب وہ اس جماعت کے ماتحت ہو کر اپنی زندگی گزار رہے ہیں اور بلاشبہ یہ روش بانیٔ تبلیغ جماعت کی روش نہیں ہے۔

مسجدوں کے منبر ومحراب پر علماء ہی کا حق تھا اور اسلام کے مختلف موضوعات پر جو لاکھوں اور کروڑوں مسائل پر مشتمل ہے اسی کا چرچا ہوا کرتا تھا، مسجد کے امام صاحب یا تو خود وعظ فرمایا کرتے تھے یا یہ خدمت کسی فارغ مدرسہ کو یا کسی بزرگ کو سونپی جاتی تھی اور آج کی صورت حال یہ ہے کہ مسجد کے منبر ومحراب پر بھی صرف چھ باتوں کا شور وغل ہے اور منبر پر بیٹھ کر صرف اس شخص کو تقریر کرنے کا حق حاصل ہے جو جماعت سے وابستہ ہو یا اس نے ایک سال جماعت میں لگایا ہو یا کم سے کم سال میں ایک چلہ لگانے کا پابند ہو خواہ وہ علم کے نام پر الف، ب سے بھی واقف نہ ہو اور مسائل کے نام پر جو بالکل ہی کورا ہو، جماعت والوں کے نزدیک وہی اہل ہوگا اور وہی امامت کرنے کا حق دار ہوگا۔

اس طرح کی افراط اور تشدد نے تبلیغی جماعت کی حقانیت کو خطرے میں ڈال دیا ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی جماعت علماء کی توہین کر کے اور صلحاء کو اپنے ماتحت کر کے زیادہ دنوں تک مسجد کے منبر ومحراب پر اپنا قبضہ قائم نہیں رکھ سکتی۔

کل تو یہ تھا کہ تبلیغی جماعت کے خلاف ایک حرف ناروا اپنی زبان سے نکالنے کی جسارت نہیں کر سکتا تھا آج یہ ہے کہ لوگ اس جماعت کے خلاف بولنے لگے ہیں، اس جماعت کے خلاف تبصروں کا بازار گرم ہے۔ کل یہ ہوگا کہ اگر جماعت کے ذمہ داروں نے اپنی روش نہیں بدلی تو لوگ انہیں برداشت نہیں کر سکیں گے یا پھر مسجدوں میں خانہ جنگی کے آثار شروع ہو جائیں گے اور جہاں پر عافیتیں بٹا کرتی تھیں وہاں سے فتنے تقسیم ہونے لگیں گے۔

علماء کی غلطی

تبلیغی جماعت یقیناً ایک قیمتی جماعت تھی، اس کی کارکردگی یقیناً قابل اعتبار تھی، مسلمانوں میں اصلاح کا کام وہ بحسن وخوبی انجام دے رہی تھی، شیطان لعین جو ازل سے ہمارا اور انسانیت کا دشمن ہے اس کو یہ بات کھلی اور اس نے اس جماعت کے لوگوں کو اسی جماعت کی کارکردگی

سے بہکانے اور راہِ حق سے ہٹانے کی جدوجہد شروع کر دی، آہستہ آہستہ جماعت کے افراد راہِ اعتدال سے راہِ تشدد پر آنے لگے، رفتہ رفتہ ان کی روش اور سوچ و فکر بدلنے لگی، شدہ شدہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ تبلیغی جماعت کے لوگوں نے یہ دعوے شروع کر دئے کہ بس ہم ہی اہل حق ہیں اور بس ہم ہی دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں، انہوں نے یہ مثال بھی گھڑ لی کہ ہماری جماعت نوح کی کشتی کی طرح ہے جو اس میں بیٹھ جائے گا بس نجات اسی کو مل سکے گی، جو اس کشتی میں سوار نہیں ہوگا اس کی مغفرت ممکن نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی بات اگر کوئی نبی یا پیغمبر کہے تو قابل قبول ہوتی ہے، کسی اور کی زبان سے نکلی ہوئی یہ بات محض ایک خوش فہمی ہے اور ایسی ایسی خوش فہمیاں تو کافروں اور مشرکوں کے پلے سے بھی بندھی ہوئی ہیں۔ اس بارے میں علماء کی غلطی یہ رہی کہ وہ انہیں ہٹ دھرمیوں سے نہیں بچا سکے بلکہ جو نام نہاد علماء ان کے ساتھ جڑے وہ ان ہی کے رنگ میں رنگ گئے اور ان ہی کی بولی بولنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بے چاری اس جماعت کو آئینہ دیکھنے کی بھی توفیق نہ ہو سکی اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب تمام علماءِ حق کی سوچ و فکر کے خلاف باتیں گھڑ رہے ہیں۔ قرآن کریم کی من گھڑت تفسیریں بیان کر رہے ہیں اور جماعت تبلیغ میں شدید قسم کا اختلاف پیدا ہونے کے باوجود کسی بھی طرح سے ٹس سے مس ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دراصل عرصہ سے جماعت کے لوگ جس طرح کی سوچ میں مبتلا ہیں اس طرح کی سوچ سے یہی نتائج برآمد ہوتے ہیں کہ انسان یہ دعویٰ کرنے پر مجبور سا ہو جاتا ہے کہ انا ولا غیری۔

سین اور شین کا اختلاف

سین سے مراد مولانا سعد صاحب اور شین سے مراد شورائی نظام کے متوالے۔ اس اختلاف میں جو اپنی حدوں سے بہت آگے جا چکا ہے اور پوری دنیا میں پھیل چکا ہے یہ بات قابل حیرت ہے کہ شوریٰ کو اہمیت دینے والے جو لوگ مولانا سعد سے اظہار اختلاف کر رہے ہیں وہ بھی مولانا سعد کے مرکز میں تسلط اور اجارہ داری کے مخالف ہیں۔ وہ ان باتوں کا کوئی برا نہیں مانتے جن کے خلاف علماء دیوبند نے ایک جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سب کی سوچ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ہم سب نوح کی کشتی میں سوار ہیں اور صرف ہم ہی ناجی ہیں، باقی مسلمانوں کے دوسرے طبقات اللہ کی رحمت و مغفرت کے مستحق نہیں ہیں، العیاذ باللہ۔ یہ سوچ یہ ثابت کرتی ہے کہ تبلیغی جماعت بزعم خود دین اسلام کی ایک حریف بنتی جا رہی ہے، جسے فرقۂ باطلہ سمجھتے ہوئے ہمارا پورا جسم کانپ جاتا ہے۔

سین شین کا اختلاف اتنا بڑھ چکا ہے کہ یوپی میں کئی مسجدوں کے صحن میں دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں اور تبلیغی جماعت کے جلسوں میں یہ اختلاف اور زیادہ کھل کر سامنے آرہا ہے۔ ایک دوسرے کی غیبتیں اور ایک دوسرے پر تہمتیں اچھالنے کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قیمتی جماعت کو، اس قابل قدر جماعت کو صحیح راستے پر لانے کی ہر ممکن کوشش کریں، ورنہ خطرہ اس بات کا پیدا ہو گیا ہے کہ علماء دیوبند کے جسم کا ایک بڑا حصہ ان سے مطلقاً الگ ہو جائے گا اور اس کے بعد علماءِ دیوبند میں بھی خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ کیوں کہ کچھ ایسے نادان قسم کے مولوی اور مفتی تبلیغی جماعت میں گھسے ہوئے ہیں جو اس جماعت کے ہر قول و فعل پر آمنا و صدقنا کہنے کا وطیرہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کو نہ دارالعلوم دیوبند کی عظمت کا احساس ہے اور نہ دینِ اسلام کی حقانیت کا۔

کچھ اور باتیں

دین اسلام کے دوسرے اجزاء کی طرح جہاد بھی دین اسلام کا ایک جزو ہے۔ قادیانی جو ختم نبوت کے قائل نہ ہونے کی وجہ سے یقیناً دین اسلام سے خارج ہیں ان کی سوچ یہ ہے کہ اب جہاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لہٰذا اب ماضی کے جہاد اور غزوات نبوی کا بھی کوئی ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق، جنگ یرموک وغیرہ سب ماضی کے افسانے ہیں، اب ان کا تذکرہ فضول ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی باتیں

کرنے والا اسلام سے خارج ہے اور وہ ایک اعتبار سے غلام احمد قادیانی کا بگل بجا رہا ہے اور یہی سوچ اب جماعت کے اکثر افراد کی بھی بنتی جا رہی ہے جو ایک خطرے کی نشانی ہے گویا کہ ہم ایسی باتیں کر کے اُن لوگوں کو کمک پہنچا رہے ہیں جو یقیناً کافر ہیں۔ تبلیغی جماعت حنفیوں کی جماعت ہے اور احناف کے نزدیک عورتوں کا فرض نماز ادا کرنے کے لئے بھی مسجدوں میں آنا احتیاط کے خلاف ہے لیکن اب تبلیغی جماعت میں دعوت دین کا فرض ادا کرنے کے لئے عورتیں بھی چلے میں جانے لگیں، آگے چل کر یہ چلت پھرت بغیر محرم کے بھی چلے گی، جو بڑے بڑے فتنوں کا موجب بنے گی، جب کہ دعوت فرض عین نہیں فرض کفایہ ہے، جو احناف فرض عین کو مسجدوں میں ادا کرنے کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے وہ فرض کفایہ ادا کرنے کی اجازت کیوں کر دیں گے؟ یہ دور جو فتنوں سے بھرا دور ہے اس دور میں عورتوں کا چلوں کے لئے گھر سے نکلنا خطرات سے خالی نہیں ہے۔ چند سال پہلے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کے مفتیان کرام نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ عورتوں کا تبلیغ کے لئے نکلنا درست نہیں ہے لیکن جماعت والوں نے دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے کو نظر انداز کر دیا اور عورتوں کا برائے چلا گھروں سے نکلنا ابھی تک بند نہیں ہوا اور اب بند ہوگا بھی نہیں۔ جو جماعت ہر ہر معاملے میں خود کو خود کفیل سمجھنے لگی ہے وہ کسی مفتی اور کسی مصلح کی بات کیوں مان لے گی؟ جب کہ اس کی ہاں میں ہاں ملانے والے درجنوں مفتی اور مولوی اس کے اغل بغل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خود کو دین کا ٹھیکیدار سمجھنے کے خبط میں بری طرح مبتلا ہیں۔

علماءِ حق سے گذارش

اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ تبلیغی جماعت ہماری اپنی جماعت ہے اور ہمارے اپنے بزرگوں کی قائم کردہ ہے۔ بدنصیبی کی بات ہے کہ یہ جماعت جو دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے بنی تھی اور جو اکرام مسلم کے ساتھ ساتھ علماءِ حق کی قدردانیوں سے پوری طرح لیس تھی اور جس کے انگ انگ سے عاجزی اور انکساری ہویدا ہوا کرتی تھی اب اسی جماعت میں ایسے لوگ گھس گئے ہیں جو گھمنڈ اور زعم کی باتیں کرنے لگے ہیں اور قرآن کریم کی من مانی تفسیر کرنے کی غلطیوں مرتکب بھی ہو رہے ہیں، نیز علماء کی ناقدری اور ان کی توہین و تذلیل کرنے سے بھی باز نہیں آ رہے ہیں۔

اور بھی کئی خرابیاں ایسی پیدا ہوگئی ہیں جن سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جماعت راہِ راست سے اِدھر اُدھر ہوگئی ہے۔ مجموعی حیثیت سے یہ جماعت ایک برحق جماعت ہے اور اخلاص و اہلیت کے ساتھ اس کی تخلیق ہوئی ہے، اس کو بھٹکنے سے بچانا اور اس کی اصلاح کرنا تمام علماء کا فرض ہے۔

تمام علماء سے اس بات کی گذارش ہے کہ وہ مولوی سعد اور شوریٰ کے اختلاف سے بالاتر ہو کر جماعت کو اُس تشدد، اس غلو اور اس افراط و تفریط سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر یہ جماعت خدانخواستہ کہیں دور نکل گئی اور اس کی گھر واپسی ممکن نہ ہوئی تو آخرت میں ہم سب سے باز پرس ہوگی اور ہم سب کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

آخر میں ایک گذارش مولانا ابراہیم دیولا صاحب اور مولانا احمد لاٹ صاحب سے بھی

نہایت ادب و احترام کے ساتھ ہم آپ سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب کی غلطیوں کے ساتھ ساتھ آپ اُن کوتاہیوں اور اُن خامیوں پر بھی نظر ڈالیں جو پوری جماعت میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان باتوں سے افراط بھی ہے اور تشدد بھی، ان باتوں سے پرہیز کرنا بے حد ضروری ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں لوگوں کی گمراہی کا خطرہ ہے اور قادیانیوں اور یہودیوں کی سوچ و فکر کا امتِ مسلمہ میں پھیل جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ آپ کو بطور خاص ان خامیوں کی طرف توجہ دینی چاہئے تاکہ ایک قیمتی جماعت گمراہی کی کسی دلدل میں پھنس کر نہ رہ جائے۔ محاسبۂ آخرت کی فکر کیجئے اور ان لوگوں کی حفاظت کے لئے کوئی قدم اٹھائیے جو راہِ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہو کر بانی جماعت حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کی روح کو تکلیف پہنچانے کا سبب بن رہے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ توجہ دیں گے اور اگر آپ جیسے اکابرین بھی توجہ نہیں دیں گے تو پھر اس قافلے کا اور اس کشتی نوح کا خدا ہی حافظ ہے۔

صدائے حق

تبلیغی جماعت کا مبارک کام الحمدللہ پورے زور وشور اور اخلاص کے ساتھ جاری ہے اور ہر آئے دن اس میں ترقی ہورہی ہے جو بہت خوش آئند بات ہے اور اس پر جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جن پر اگر قابو نہ پایا گیا اور ابھی سے ان کا راستہ نہ روکا گیا تو اس عظیم کام کی قوت اور افادیت شدید متاثر ہوگی اور یہ کام داخلی اختلافات اور بے اصولی کا شکار ہو جائے گا۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو یہ امت مسلمہ کے لئے بڑی محرومی اور بدقسمتی کی بات ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین) سب سے بڑا خطرہ جو تبلیغی جماعت کو لاحق ہے وہ ہے ان بنیادی اصولوں سے انحراف کا آغاز جن پر اس کام کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مثال کے طور پر تبلیغی جماعت شروع سے اس اصول پر کاربند ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی کی خوامخواہ مخالفت نہ کی جائے بلکہ اگر کوئی مخالفت کرے تو اسے بھی جواب نہ دیا جائے۔ تبلیغی جماعت کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ تبلیغ کا یہ کام خالص دینی خیر خواہی پر مبنی ہے اور اس میں تصادم کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ چنانچہ تبلیغی جماعت اس زریں اصول کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ لوگوں نے انہیں گالیاں دیں ان کے بستر مساجد سے نکال کر باہر پھینک دیے، بعض جگہوں پر انہیں جسمانی ایذا بھی پہنچائی گئی، ان کے خلاف سخت کتابیں لکھیں مگر جماعت کے احباب ہر ستم کو مسکرا کر سہتے رہے اور انھوں نے ان لوگوں کے ساتھ بھی خیر خواہی کی جوان کے خلاف یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ الحمدللہ تبلیغی جماعت کا یہ صبر کام آیا اور ان کے مخالفین یا تو خود معدوم ہو گئے یا انہیں ذلیل ہونا پڑا جبکہ تبلیغی احباب اپنا وقت ضائع کئے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے مگر اب دیکھنے میں آرہا ہے کہ تبلیغی جماعت کے بعض افراد اپنی بڑھتی ہوئی قوت یا پھیلتے ہوئے کام سے متاثر ہو کر اس اصول کو چھوڑتے چلے جارہے ہیں بیانات میں اب عاجزی کی بجائے جارحانہ انداز آتا جارہا ہے۔ جہاد اور مجاہد کی کھل کر مخالفت کی جاتی ہے جن مساجد میں جماعت کو قوت حاصل ہے وہاں علماء کرام کے درس بند کرادیے جاتے ہیں اور بعض اوقات تو مدارس اور خانقاہوں کے خلاف بھی زبان چلائی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ حیرت ناک بھی ہے اور افسوسناک بھی۔ معلوم نہیں کس ظالم نے اس مبارک کام میں سب وشتم اور تبرابازی کی رسم مذموم شروع کی ہے یقیناً یہ ایک بڑی غلطی ہے بلکہ خودکشی کی طرف پہلا قدم ہے پھر اس غلطی کے پیچھے سے ایک اور غلطی جنم لے رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ تبلیغ والے صرف فضائل بیان کرتے تھے چنانچہ سالہا سال کی محنت نے انہیں بے شک فضائل سمجھانے کا بہترین اہل بنادیا ہے اور دلائل میں نہ پڑنے کی وجہ سے وہ اختلافات سے محفوظ رہتے ہیں۔ تبلیغ والوں کا شروع سے یہ اصول رہا ہے کہ ہم فضائل بتاتے ہیں مسائل علماء کرام سے پوچھئے مگر جب سے تبلیغ والوں نے جارحانہ انداز اختیار کیا ہے اور دین کے بعض شعبوں کی مخالفت شروع کردی ہے اس وقت سے وہ دلائل میں بھی الجھ گئے ہیں حالانکہ دلائل میں ان کی حالت بہت پتلی ہے چنانچہ وہ کمزور دلائل سے بات کرتے ہیں جس سے مخالفین کو ان پر گرفت کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ آج تبلیغی جماعت کے خیر خواہ دردمندی کے ساتھ پوچھ رہے ہیں کہ آخر آپ لوگوں کو مخالفت اور دلائل میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا آپ لوگ حضرت مولانا الیاسؒ اور حضرت مولانا یوسفؒ سے بڑھ کر تبلیغ کے کام کو سمجھتے ہیں؟ کیا فضائل کے بیان سے لوگ دین پر نہیں آرہے تھے؟ کیا جہاد کی مخالفت کئے بغیر یہ کام آگے نہیں بڑھ رہا تھا؟ یقیناً یہی جواب ملے گا کہ مخالفت کئے بغیر ہی تو کام اس مقام پر پہنچا ہے۔ تو جب مخالفت کے بغیر کام تیزی سے بڑھ رہا تھا تو اب اچانک علمیت دکھانے کی ضرورت کیوں پیش آگئی؟۔ اسی لئے کل تک انہیں مسجدوں سے نکالا جاتا تھا اب وہ دوسروں کو نکال رہے ہیں، کل تک ان کی مخالفت کی جارہی تھی، آج وہ دوسروں کی مخالفت کررہے ہیں۔ کل وہ علماء کا احترام کرتے تھے آج وہ علماء سے یہ سوال کرتے نظر آرہے ہیں، آپ نے وقت کتنا لگایا۔؟ اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے جماعت بے اثر ہوتی جارہی ہے۔ اور اب تو حال یہ ہوگیا کہ علماء سے جاہل کھڑے باقاعدہ الجھ رہے ہیں اور خود کو علماء سے بہتر سمجھ رہے ہیں۔ الٰہی خیر ہو اس کاروان دعوت کی۔

حدیث قدسی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے حاصل کئے ہوئے کھانے سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کرکے کھاتے تھے۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا کام زیادہ اچھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا، اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ جہنم کے سفر میں اس کا زادِ راہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں بلکہ برے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے، خبیث، خبیث کو نہیں مٹا سکتا۔

ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ مجھ سے زیادہ مشابہ وہ ہے جو زیادہ اخلاق والا ہے، بہت سے باعزت اپنی بداخلاقی کی وجہ سے ذلیل ہو جاتے ہیں اور بہت سے حقیر اپنی خوش اخلاقی سے باعزت بن جاتے ہیں۔

☆ جب تمہیں نیکی کرکے خوشی ہو اور برائی کرکے پچھتاوا تو تم مومن ہو۔

☆ جو شخص جھوٹی قسم کھائے اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

☆ سب سے زیادہ نیکی اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے۔

☆ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے۔

☆ بلند ہمتی ایمان کی علامت ہے۔

☆ یہ نہ دیکھو کون کہہ رہا ہے یہ دیکھو کیا کہہ رہا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان

☆ دنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت کی اعمال سے۔

☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپے کو غنیمت جان۔

☆ قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے۔

☆ ایمان اس کا نام ہے کہ خدائے واحد کو دل سے پہچانے، زبان سے اس کا اقرار کرے اور حکم شرع پر عمل کرے۔

☆ کسی کے لئے یہ زیبا نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیکار ہے اور دعا کرے کہ اے خدا رزق دے، خدا آسمان سے سیم وزر کی بارش نہیں کرتا۔

☆ فتح امید سے نہیں، علم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

☆ ہر شئے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔

☆ کسی پر لعن طعن نہ کیجئے، ایسا کرنے سے آپ کے اندر اجتماعی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چغلی کھانے اور خود غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

☆ اعلیٰ درجے کا معاف کرنے والا ہو ہے جو انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے عفوودرگزر سے کام لے۔

☆ جس کام کی انجام دہی تمہارے لئے دشوار ہو، تم اس پر قادر نہ ہو، اس کی ذمہ داری اپنے سر نہ لو۔

☆ دولت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اس سے غیرت وآبرو کو برقرار رکھا!

حضرت امام جعفرؒ صادق کے ارشادات

☆ چار چیزیں ایسی ہیں جن کی قلت کو کثرت سمجھنا چاہیے۔ ایک آگ، دوسری دشمنی، تیسری فقیر اور چوتھا مرض۔

جن چیزوں سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے ان میں تین یہ ہیں۔

اول، ظلم سے بدلہ نہ لے۔

دوم: مخالف پر کرم گستری کرے، سوم: جو اس کا ہمدرد نہ ہو اس کے ساتھ ہمدردی کرے۔

☆ توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

☆ جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی، حاسد میں خوشی نہیں ہوتی، غمگین میں بھائی چارہ نہیں اور بدخلق کو سرداری نہیں ملتی۔

☆ ایک گناہ بہت ہے اور ہزار اطاعت قلیل۔

☆ جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

☆ پانچ لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہیے۔

(۱) جھوٹے سے، کیوں کہ اس کی صحبت دھوکہ میں مبتلا کردیتی ہے۔ (۲) بے وقوف سے، کیوں کہ وہ جس قدر تمہارا فائدہ چاہے گا اسی قدر نقصان پہنچے گا (۳) کنجوس سے، کیوں کہ اس کی صحبت سے بہترین وقت ضائع ہوجاتا ہے (۴) فاسق سے، کیوں کہ وہ ایک نوالے کے لالچ میں کنارہ کش ہوکر مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے۔

☆ بے حد اعتقاد، بربادی اور نکتہ چینی، بدنصیبی ہے۔

☆ مصیبتوں کا نزول ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ امتحان کے لئے ہوتا ہے۔

☆ مومن کی تعریف یہ ہے کہ نفس کی سرکشی کا مقابلہ کرتا ہے اور عارف کی تعریف ہے کہ جو اپنے پروردگار کی اطاعت میں ہمہ تن مشغول رہے۔

معاملے کی صفائی

ایک پڑوسن سے دوسری پڑوسن۔

بہن مجھے سو روپے ادھار دینا۔

مگر میرے پاس تو صرف اسی روپے ہیں۔

کوئی بات نہیں، آپ اسی روپے ہی دیدیجئے، ۲۰ روپے آپ کی طرف ادھار رہے، پھر کبھی دیدینا۔

واقعی بات دل کو لگتی ہے

☆ دعا دینے والی نظر کبھی نہیں لگتی۔

☆ پرہیزگاری یہ ہے کہ جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کیا جائے اور جن سے منع فرمایا ہے اس سے باز رہا جائے۔

☆ دشمن سے زیادہ خطرناک وہ ہے جو دوست بن کر دھوکہ دے۔

☆ مسکراتے رہئے اس پر کچھ خرچ نہیں آتا کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔

☆ مسکراہٹ نہ صرف چہرے کو رنگ و رعنائی کے نور میں نہلا دیتی ہے بلکہ آنکھوں کو روشنی اور دل و دماغ کو سرور و کیف سے بھی ہمکنار کر دیتی ہے۔

☆ اکثر خواہشیں دکھوں کا سبب بنتی ہیں۔

☆ اگر تم چاہتے ہو تمکہ تمہارے مرنے کے بعد لوگ تمہیں یاد رکھیں تو کچھ ایسی باتیں لکھو جو پڑھی جائیں یا پھر ایسا کام کرو جو لکھنے کے قابل ہو۔

☆ معیبت ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ آزمائش کے لئے ہے۔

☆ دل میں سچائی ہو تو کردار میں حسن پیدا ہوتا ہے کہ کردار حسین ہو تو گھر کا اور باہر کا ماحول خوشگوار ہوگا۔

برداشت

☆ تحمل ظاہر کرنا دلیل سرداری اور بہترین نیکوکاری ہے۔ (سہل ؒ)

☆ کسی نے کہا وہ شخص جو آرہا ہے آپ کو گالیاں دے رہا ہے، فرمایا اگر اس میں اس کا کچھ فائدہ ہے تو منع نہ کرنا چاہئے۔ (سہل ؒ)

☆ جواب دینے میں جلدی نہ کر، تا کہ آخر میں خفت و شرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور برداشت سے کام لے۔ (ارسطو)

☆ جب دو آدمی کسی مسئلے پر بحث کے بغیر متفق ہو جائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بے وقوف ہیں۔ (برناڈشا)

☆ چاپلوس اس لئے آپ کی چاپلوسی کرتا ہے کیوں کہ وہ آپ کو بے وقوف سمجھتا ہے لیکن آپ اس کے منہ سے ایسی تعریف سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ (ٹالسٹائی)

☆ خاموشی اختیار کر کے دوسروں کی نگاہ میں بے وقوف بننا مہر خاموشی توڑ کر بے وقوفی کا ثبوت دینے سے بہتر ہے۔ (آسکر وائلڈ)

☆ خاموشی دانشمندی کی علامت ہے تو سہی لیکن کبھی کبھی اس سے بے وقوفی کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

آرزوئیں

☆ کچھ آرزوئیں ایسی ہوتی ہیں جو خود تو پوری نہیں ہوتیں مگر انسان کی زندگی کو حسرت میں تبدیل کر کے گہرے زخم کا تحفہ دیدیتی ہیں۔ انسان کی زندگی میں دکھ صرف آرزو کی عدم تکمیل کے باعث ہی آتے ہیں۔

کچھ لوگ مسکراہٹ سمیٹنے کے لئے زندگی کے خوبصورت لمحے ضائع کر دیتے ہیں مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں کیوں کہ دل ایک ایسی شئے ہے جو کہنے سننے میں نہیں آتا بلکہ اپنی بات منوانا چاہتا ہے۔ انسان یہ نہیں جانتا کہ آرزوئیں ہمیشہ آرزوئیں ہی رہتی ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوا کرتیں۔

زاویۂ نگاہ

☆ ایک چھوٹی سے نیکی ایک بہت بڑے نیک ارادے سے بہتر ہوتی ہے۔

☆ تکبر سے بلند ہوتی ہوئی گردن دشمن کا نشانہ اور وسیع کر دیتی ہے۔

☆ نفرت ایک ایسا نیزہ ہے جس کی نوک خود نفرت کرنے والے کے بدن میں شگاف ڈال دیتی ہے۔

☆ پرائی آگ سیکنے سے بہتر ہے کہ انسان خود اپنے اندر انا کی گرمی پیدا کرے۔

☆ دماغ کی بات کو رد کیا جا سکتا ہے لیکن دل کے فیصلے کو نہیں۔

☆ انسان کو باد صبا کی طرح ہونا چاہئے کہ ہر کوئی اس کے آنے کا انتظار کرے۔

☆ بارش چیتے کی جگہ بھگو سکتی ہے مگر اس کے نشانات نہیں مٹا سکتی۔

☆ دنیا دریا ہے اور آخرت کنارہ، کشتی تقویٰ ہے اور لوگ مسافر۔

☆ دعا وہ چیز ہے جو وقت کو بدل دیتی ہے۔

☆ مسکراہٹ ایک ایسی چابی ہے جو دل کے طویل عرصہ سے بند دروازے کھول دیتی ہے۔

☆ غموں کو پی لو کیوں کہ لوگ مسکراہٹ کے بدلے مسکراہٹ مانگتے ہیں آنسو نہیں۔

☆ ایک لمبی زبان، عزت کو چھوٹا کر دیتی ہے۔

☆ چاہت نہ ہو تو ایک ذرہ بھی گراں گزرتا ہے، اگر ہو تو ایک کوہ کا

بوجھ بھی لذت سے سہا جاتا ہے۔

☆ پہاڑوں کی چوٹیاں بنو، جو ہر وقت ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں، گڑھے نہ بنو جو ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہ سکیں۔

☆ بہادری کا پتہ دن کی روشنی سے زیادہ رات کی تاریکی میں چلتا ہے۔

☆ خطرات کے باوجود زندگی وقت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی اور احتیاط کے باوجود زندگی وقت کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ جب دو شخصوں میں ربط وضبط ہو تو ان کے درمیان ضرور کوئی قدر مشترک ہوتی ہے۔

☆ حکم الٰہی سن اور خاموش ہو جا، اگر تو حق کی زبان نہیں تو کان بن جا۔

☆ بے غرضی ایک جاہل مطلق کو بھی عالم بنا دیتی ہے اور خود غرضی علم کو بھی دلوں سے دور کر دیتی ہے۔

☆ جو دل اللہ کے نور سے محروم ہے، وہ قبر کی مانند ہے۔

☆ نام کو چھوڑ اور صفت میں غور کرتا کہ صفات تجھے ذات حق کی طرف پہنچنے کا راستہ دکھائیں۔

☆ نادان کی محبت کو ریچھ کی دوستی سمجھو۔

بخل

☆ بخل چونکہ بدترین خلق ہے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پناہ مانگا کرتے تھے اور پوری انسانیت کو اس سے بچنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو میرے ذکر پر درود نہ پڑھے۔

بخل کے نقصانات:

☆ بخل اسلام کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔

☆ بہت سارے برے اخلاق کی بنیاد بخل پر ہے۔

☆ بخل اللہ کے بارے میں بدگمانی کی علامت ہے۔

☆ بخل کی وجہ سے مالک اور سردار بھی ذلیل ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

ہاتھوں میں خواہشات کے کاسے لئے ہوئے
مجھ کو سکونِ دل سے کسی ہر بشر ملا

☆

اتنی ارزاں نہ تھی درد کی دولت پہلے
جس طرف جائیے زخموں کے گلے میں انبار

☆

غم سے نڈھال خالی شکم مفلسی کا بوجھ
ایسے میں کوئی بچہ شرارت کرے بھی کیا

☆

ہم نیند کے شوقین زیادہ تو نہیں لیکن
گر خواب نہ دیکھیں تو گزارہ نہیں ہوتا

☆

ایک لمحہ کے لئے چاند کی خواہش کی تھی
عمر بھر یہ مرے قہر کا سلسلہ چکا

☆

میں پربتوں سے لڑتا رہا اور کچھ لوگ
گیلی زمین کھود کر فرہاد بن گئے

☆

سن کر تمام رات میری داستان غم
وہ مسکراکے بولے بہت بولتے ہو تم

کچھ اہم

☆ اگر خوشی کا ایک در بند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایک اور در کھول دیتا ہے مگر ہم نہیں دیکھ پاتے وہ کھلا در کیوں کہ ہم بند دروازے کے سامنے رو رہے ہوتے ہیں۔

☆ ہر چیز ہمارے لئے تب تک اہمیت رکھتی ہے، ایک حاصل ہونے سے پہلے دوسرا کھونے کے بعد۔

☆ دوسروں کے احساسات سے بہت کھیلو کیوں کہ اگر وہ کھیل تم جیت بھی جاؤ تو یقیناً اس شخص کو ہمیشہ کے لئے کھو دو گے۔

دعوت دین کی حقیقت

ازقلم: مولانا طارق جمیل

پانی زندگی کو خوبصورت بناتا ہے، دعوت کا کام اسلام کو خوبصورت بناتا ہے۔ اب اس بات کو ہی جوڑ کر بتاتا ہوں قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو یہی ہے میرا راستہ۔

اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ یہی کام اچھا ہے اور یہی کام حق ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ باقی دوسرے کام غلط ہیں، دین کے سارے کام حق ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ اور یہ کہے کہ دعوت کے علاوہ دوسرے سارے کام اہم نہیں ہیں اور دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنا بھی ضروری ہے، ہر انسان کو اپنا کاروبار بھی کرنا ہے، اپنی معیشت کو بھی مضبوط کرنا ہے اور اگر وہ نوکری کرتا ہے تو اس کو اپنی ڈیوٹی کو بھی انجام دینا ضروری ہے، اسی کے ساتھ ساتھ اس کو دعوت کی ذمہ داری بھی نبھانی ہے، اس کام کو بھی اہمیت دینی ہے لیکن یہ سوچ کہ بس یہی کام حق ہے باقی دوسرے کام ناحق ہیں یہ تو جہالت ہے اور یہ تو گمراہی ہے، دعوت میں نکلنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے ہم دوسرے کاموں کی نفی کر دیں۔ ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر ایک فاحشہ عورت جنت کی مستحق بن گئی تھی۔ میرے نبیؐ نے کہا تھا مسجد میں اذان دینے والے سب سے اونچے مقام پر ہوں گے، ان کو قبر کی مٹی نہیں کھا سکتی، قبر کے کیڑے نہیں کھا سکتے۔

قیامت کے دن اللہ کی طرف سے اعلان ہوگا، این الفقہا، فقہا کہاں ہیں؟ این الائمہ؟ این الموذنین؟ اور امتوں میں اذانیں نہیں تھیں، امت محمدیہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کو دولت اذان سے سرفراز کیا گیا اور اذان کی بدولت اس امت کو موذنوں کی جماعت سے سرفراز کیا گیا۔ اگر کوئی موذن پنج وقتہ اپنی ذمہ داری نبھانے کی وجہ سے دعوت کے کام کے لئے سفر نہیں کر سکتا تو وہ پھر بھی بہت بڑا کام کر رہا ہے اور وہ دعوت کی ذمہ داریاں ادا کرنے سے زیادہ ثواب اپنے دامن میں سمیٹ رہا ہے، اسی طرح امامت کا فریضہ انجام دینے والے ائمہ اور درس حدیث دینے والے علماء اگر اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں تو وہ بھی اس قدر ثواب لوٹ رہے ہیں جس قدر ثواب دین کی دعوت دینے والوں کے حصے میں آتا ہے۔ لہٰذا دعوت والوں کا یہ کہنا صرف ہمارا ہی کام صحیح ہے باقی سب کام غیر ضروری ہیں غلط ہے اور جہالت اور گمراہی کی بات ہے۔

امام اور موذن کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے، وہ جس حق کام میں لگے ہوئے ہیں اس کی حقانیت کو نہ سمجھنا کوری جہالت کی بات ہے، ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ یہ بے چارے اتنی کم تنخواہ میں اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں کہ جس تنخواہ میں دنیادار لوگ کہیں کام نہیں کر سکتے، ان کا احترام کرنا چاہئے، ان کی زکوٰۃ وصدقات سے مدد کرنے کے بجائے ان کی مدد ہدایا دے کر اور تحفے دے کر کرنی چاہئے اور ان کی ضرورتیں اپنی حلال کمائی سے پوری کرنی چاہئے اور ان کو اس طرح دینا چاہئے کہ ان کی غیرت وخودداری پامال نہ ہو۔

قیامت کے دن اماموں کو بھی آواز دی جائے گی، اس سے پہلے کی امتوں میں نماز تو تھی لیکن نماز باجماعت نہیں تھی اس لئے ان امتوں میں ائمہ بھی نہیں تھے، اماموں کی بھی بہت اہمیت ہے، اماموں کی قدر کرنی چاہئے، ان کا احترام کرنا چاہئے، ان کو خود سے کمتر سمجھنا گمراہی ہے، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا افضل ترین بات ہے۔

یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ قیامت کے دن چونکہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے برہنہ اٹھیں گے تو سب سے پہلے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، پھر درجہ بدرجہ تمام انبیاء کو کپڑے پہنائے جائیں گے، پھر موذنوں کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اندازہ کیجئے کہ ان موذنوں کا کتنا بڑا مقام ہے جس مقام پر رشک کرنا چاہئے نہ کہ ان کو اپنے سے کم سمجھنا چاہئے، نہ ان کی تحقیر کرنی چاہئے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اماموں اور موذنوں سے کہے گا کہ تم لوگ منبروں پر بیٹھ کر آرام کرو، میں اپنے بندوں کا حساب لوں گا، سوچئے کہ اماموں نے دعوت میں کوئی وقت نہیں لگایا لیکن وہ امامت کی ذمہ داریوں سے نہایت پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہا۔ اور اس نے وہ اجر

ثواب حاصل کرلیا جو دوسروں کے حصے میں نہیں آتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ مؤذن اور امام قابل رشک ہیں تو ہرگز غلط نہیں ہوگا۔

ہمارے ہندوستان میں اماموں کی تنخواہ اتنی کم ہے کہ اگر انہیں نزلہ ہو جائے تو وہ اس کا علاج نہیں کرا سکتے، وہ دو وقت سے ڈھنگ کی روٹی نہیں کھا سکتے، ان کے گھر میں گوشت نہیں پک سکتا، وہ اپنی بیٹی کی شادی کا انتظام نہیں کر سکتے۔ بھائیوں ان اماموں کا خیال کرنا چاہئے، ان کو اہمیت دینی چاہئے، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کی خواہشوں کو اپنی خواہشات پر فوقیت دینی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ ان کا مقام خدا کے یہاں ہمارے مقام سے افضل ہے، ان کو کسی بھی اعتبار سے اپنے سے کم سمجھنا جہالت ہے اور یہ جہالت قیامت کے دن ہمارے گلے کا طوق بن سکتی ہے۔

برصغیر کے علماء اور ائمہ کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ وہ مسجدوں اور مدرسوں کی میناروں سے سل کر رہ گئے، میں نے پوری دنیا میں ان سے زیادہ قربانی دینے والے جیسے نظر نہیں آئے، یہ وہ لوگ ہیں جو دین کی حفاظت کر رہے ہیں، ان کا اکرام کرنا اور ان کو عزت دینا ہم سب کے لئے ضروری ہے۔ جب قیامت کے دن ان علماء کی عزت دیکھو گے تو بہت شرمندگی ہوگی اور بہت دکھ ہوگا کہ کاش ہم دنیا میں ان کی عزت کرتے اور ان کے مقام کو پہچانتے۔

مامون رشید سے کسی نے پوچھا کہ تم بھی امیر المؤمنین ہو اور عمر فاروق بھی امیر المومنین تھے اور تم میں اور عمر فاروق میں بہت فرق ہے۔ مامون رشید نے کہا کہ عمر فاروق کی رعایا ابو ہریرہ جیسے تھے اور میری رعایات میں تم ہو، تم خود بدل لو تو میں بھی خود کو بدل دوں گا۔ آج کل لوگ جو صاحب اقتدار اور صاحب علم ہیں ان پر انگلی اٹھاتا ہے اور ان میں تبدیلی چاہتا ہے اور خود اپنی طرف نہیں دیکھتا کہ اس کی اپنی اوقات کیا ہے، چند دن جماعت میں نکل جانے کے بعد علماء پر انگلی اٹھانا اور ائمہ کی پکڑ کرنا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے، جو دین کی اور دعوت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے، بہت سے لوگ صاحب علم ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ صاحب نسبت۔ ایک مرتبہ زید ابن حارثہ جو عام انسان تھے ایک گھوڑے پر سوار ہو رہے تھے ان کا پاؤں رکاب میں الجھ گیا تو عبداللہ ابن عباسؓ نے ان کا پیر پکڑ کر نکال دیا، زید ابن حارثہ بولے یہ تم کیا کر رہے ہو تم اہل بیت میں سے ہو، تمہارا مرتبہ بڑا ہے، عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا کہ تم اہل علم میں سے ہو اور اہل علم کی عزت کرنا اہل بیت کی شان ہے۔ آج کے چھٹ بھیا علماء سے پوچھتے ہیں کہ تم نے دعوت میں کتنا وقت لگایا، کتنے سال لگائے۔ افسوس یہ سوال ان علماء سے کیا جا رہا ہے جن کی زندگی کا بڑا حصہ سبقوں میں اور چٹائیوں میں گزر گیا، جنہوں نے قال اللہ اور قال الرسول کے سائے میں علم حاصل کیا، علم ہی امت کا اصل سرمایہ ہے۔ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں صاف صاف فرما دیا ہے کہ اہل علم اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔ اہل علم ہی وہ ہیں جو صحیح معنوں میں اللہ سے ڈرتے ہیں، ان سے یہ پوچھنا کہ تم نے دعوت میں کتنا وقت لگایا ایک طرح کی بے ہودگی ہے اور یہ بے ہودگی یقیناً رعونت اور تکبر کی کوکھ سے پیدا ہوتی ہے۔ دعوت میں لگ کر دوسروں کو خود سے چھوٹا سمجھنا بالخصوص علماء کو، ایک شیطان کی سازش ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آج کل بہت سے لوگ اس سازش کا شکار ہو رہے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ دعوت کا کام بہت اہم ہے اور بہت ضروری بھی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ بس یہی کام ضروری ہے باقی دوسرے کام اور دوسری ذمہ داریاں فضول اور بیکار ہیں، اس طرح کی سوچ وفکر غلط ہے اور دعوت دین کو نقصان پہنچا رہی ہے۔ اس طرح کی سوچ وفکر سے خود کو بچانا چاہئے اور دین کے تمام شعبدوں کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور ان کی سلامتی کی دعائیں کرنی چاہئیں۔

چلئے علماء تو علماء ہی ہیں لیکن ہمیں تو ان عوام سے اپنی نگاہیں نہیں پھیرنی چاہئے جو اپنی معیشت میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے دعوت کے لئے وقت نہیں دے پا رہے ہیں۔ ہمیں دعوت دین کے ساتھ ساتھ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا چاہئے کیوں کہ اس میں بھی رضاءِ الٰہی مضمر ہے۔ ایک بار سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری امت کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے، کتنی بڑی بات ہے اور کتنی گہری سوچ ہے، ذرا سوچیں؟ اور اس سلسلے میں دیکھیں کہ دین کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس بارے میں آپ نے کیا ذمہ داری نبھائی ہے۔

☆☆☆

نظر بد

صنم خانہ عملیات

نظر بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل

سورۂ یوسف کی آیات ۶۷ تا ۶۸ کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

''اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے مت جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی چیز سے تم کو ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے اور جب وہ انہیں راستوں سے جس کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر رکھی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچالے مگر (یعقوب علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جسے اس نے پورا کرلیا، بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

حافظ ابن کثیر ان دونوں آیتوں کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے جب ''بنیامین'' سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لئے تیار کیا تو انہیں تلقین کی کہ وہ سب ایک دروازے سے داخل ہونے کے بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں کیوں کہ انہیں جس طرح کہ ابن عباس، محمد ابن کعبؒ، مجاہد الضحاکؒ، قتادہؒ اور السدیؒ وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس بات کا خدشہ تھا کہ چوں کہ ان کے بیٹے خوبصورت شکل وصورت والے ہیں کہیں نظر بد کا شکار نہ ہو جائیں اور نظر کا لگ جانا حق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۴۸۵)

فرمان الٰہی: وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ. وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ.

ترجمہ: اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔ (سورۃ القلم: آیت ۵۱)

حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ: ''یعنی اگر تیرے لئے اللہ کی حفاظت وحمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہو جاتا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے اور یہ بات متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج ۴، ص ۴۱۰)

نظرِ بد کی تاثیر پر حدیث نبوی سے چند دلائل

ہم احادیث کا صرف ترجمہ پیش کر رہے ہیں۔

(۱) ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ نظرِ بد کا لگ جانا حق ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیوں کہ نظر کا لگنا حق ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

(۳) نظر بد حق ہے۔ اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جاتی ہے تو وہ نظر بد ہی ہے اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کر سکے جسے تمہاری نظر بد لگ گئی ہو) تو غسل کرلیا کرو۔ (مسلم)

(۴) اسماء بنت عمیس نے آپؐ سے گذارش کی کہ بنو جعفر کو نظر لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دم کر سکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبق لے جانے ہوتی تو وہ نظر ہے۔

(۵) بے شک نظر بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے حتی کہ اگر وہ ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر بد کی وجہ سے نیچے گر سکتا ہے۔

(۶) نظر بد کا لگنا صحیح ہے اور یہ انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے۔ (ایضا)

(۷) نظر بد انسان کو موت تک، اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا سکتی ہے۔

(۸) اللہ کی قضا و تقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظر بد کی وجہ سے میری امت میں اموات ہوں گی۔ (صحیح الجامع)

(۹) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (بخاری)

(۱۰) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے نظر بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور پہلو میں پھوڑوں پھنسیوں کی وجہ سے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

(۱۱) حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالے اور پیلے نشان دیکھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو نظر لگ گئی ہے، اس پر دم کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں، کیا فقر و فاقہ کا شکار ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہیں نظر بد بہت لگتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر دم کر دیا کرو۔ (مسلم)

نظرِ بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: نظر بد کا اللہ کے حکم سے لگ جانا اور اثر انداز ہونا حق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: نظر بد کی حقیقت کچھ یوں ہے کہ ایک خبیث الطبع انسان اپنی حاسدانہ نظر جس شخص پر ڈال دے اس کو نقصان پہنچ جائے۔ (فتح الباری)

امام ابن الاثیرؒ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو نظر لگ گئی تو یہ اس وقت ہوتا ہے جب دشمن یا حسد کرنے والا انسان اس کی طرف دیکھے اور اس کی نظریں اس پر اثر انداز ہو جائیں اور وہ ان کی وجہ سے بیمار ہو جائے۔ (بدایۃ النہایہ)

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: کچھ کم علم والے لوگوں نے نظر بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ یہ محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جاہل ہیں۔ ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے جب کہ تمام امتوں کے عقلا باوجود اختلافِ مذاہب کے نظرِ بد سے انکار نہیں کرتے اگرچہ نظر بد کے سبب اور ان کی جہت تاثیر کے سلسلہ میں ان میں اختلاف موجود ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کر دی ہیں اور ان میں کئی خواص اور اثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں اور کسی عقل مندی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے کیوں کہ یہ چیز خود دیکھی اور محسوس کی جا سکتی ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہو جاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا ہے اور اس سے شرماتا ہو اور اس وقت وہ پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اور لوگوں نے کئی ایسے اشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے سے کمزور پڑ جاتے ہیں تو یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے سبب ہوتا ہے اور چوں کہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے اس لئے نظر بد کی نسبت آنکھوں نظر کی طرف کی جاتی ہے حالاں کہ وہ آنکھ کا دیکھنا کچھ نہیں کرتا یہ تو روح کی تاثیر ہوتی ہے اور روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے تو حاسد کی تاثیر ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو حقیقت میں انسانیت سے نابلد ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نظر بد تین مراحل سے گذر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے، سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت ہوتی ہے اور اس کے ناپاک نفس میں جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر اس حاسدانہ نظر کی بنا پر سامنے والا متاثر ہو جاتا ہے۔ (زاد المعاد)

نظر بد اور حسد میں فرق

ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے لیکن ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا، اسی لئے اللہ تعالی نے سورۂ فلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے سو کوئی بھی مسلمان جب حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والا انسان بھی خود بخود آ جائے گا اور یہ قرآن حکیم کی بلوغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔

حسد، بغض اور کینہ پروری کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہوئی ہے وہ اس سے چھن جائے اور حاسد کو مل جائے جب کہ نظر بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو اہم سمجھنا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دونوں کی تاثیر ایک ہوتی ہے اور سبب الگ الگ۔ نظر بد سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان جب کسی چیز کو دیکھے اور اسے وہ چیز پسند آ جائے تو اپنی زبان سے "ماشاء اللہ"، "سبحان اللہ"، "بارک اللہ" جیسے کلمات ادا کرے تاکہ سامنے والا نظر یہ کا شکار نہ ہو اور اس کی نعمتیں ضائع نہ ہوں۔

جن کی نظر بد بھی انسان کو لگ سکتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، پھر جب معوذتین وسورۂ الفلق اور سورۂ الناس نازل ہوئیں تو پھر ان سورتوں کے پڑھنے پر اکتفا کرنے لگے اور آپ نے دوسری دعائیں ترک کر دیں۔ (ترمذی، بحوالہ قرآن مجید کی مدد سے آسیبی قوتوں کا علاج)

ان تمام حوالوں سے یہ تو ثابت ہو جاتا ہے کہ نظر کا لگ جانا حق ہے اور احادیثِ رسول سے اور قرآن حکیم کی آیات سے نظر کا لگ جانا اور اس سے نقصان پہنچنے کی تصدیق ہوتی ہے اور نظر صرف انسانوں کی نہیں بلکہ جنات کی بھی لگ جاتی ہے۔ ہم جنات کو دیکھ نہیں سکتے لیکن جنات تو انسانوں کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعض مردوں اور عورتوں کو جنات کی نظر لگ جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک یہ بھی بات یاد رکھنی چاہئے کہ نظر صرف دشمن کی یا حاسد ہی کی نہیں لگتی بلکہ نظر محبت کرنے والے اپنے لوگوں کی بھی لگ جاتی ہے اور اسی وجہ سے ہمارے اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ماں باپ اپنے بچوں کو محبت کی نظر سے دیکھیں تو اس وقت "سلامٌ قولاً من رب الرحیم" پڑھ لیں تاکہ بچے ان کی نظر کا شکار نہ ہو، گویا کہ صرف بری نظر سے ہی نہیں اچھی نظر سے بھی انسان متاثر ہو سکتے ہیں۔ کئی بار ہم دیکھتے ہیں کہ گھر میں کوئی آیا گیا نہیں لیکن بچوں کو نظر لگ گئی، ایسی صورت میں ماں باپ کی یا گھر میں بچوں کو چاہنے والے دوسرے افراد کی نظر لگ جاتی ہے اس لئے کہ جب ہم کسی کو گہری نظر سے شدتِ چاہت کے ساتھ دیکھتے ہیں تو نظر جب بھی لگ جاتی ہے، بہر کیف نظر اچھی ہو یا بری اس کا لگنا حق ہے۔ تجربات سے ثابت ہے، اس کو نہ ماننا چاند اور سورج کے وجود کو نہ ماننے کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے بزرگوں نے نظر بد سے نجات پانے کے لئے بہت سے طریقے بتائے ہیں "صنم خانہ عملیات" کے قارئین کے لئے ہم اُن طریقوں کو نقل کر رہے ہیں اس امید کے ساتھ کہ پڑھنے والے ان طریقوں سے خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

طریقہ (۱) : نظر اتارنے کا یہ طریقہ اس وقت ممکن ہے جب یہ معلوم ہو جائے کہ مریض کو نظر کسی شخص کی لگی ہے۔ نظر اتارنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سامنے ایک طشت رکھ دیا جائے، اس میں سب سے پہلے وہ شخص جس کی نظر لگی ہو خواہ نظر اچھی ہو یا بری اس طشت میں کلّی کرے اور یہ خیال رکھے کہ پانی طشت ہی میں گرے، اس کے بعد وہ شخص اپنا چہرہ دھوئے، پھر بائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر پانی گرائے، پھر اپنی دائیں کہنی پر، پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے۔ پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں ہاتھ دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے اپنا بایاں ہاتھ دھوئے، پھر اپنی قمیص یا پاجامہ کو الٹا کر کے دھوئے اور اس کا پانی اسی طشت میں نچوڑے۔ اس پورے طریقہ میں اس بات کا دھیان رکھے کہ پانی طشت میں گرے اِدھر اُدھر نہ گرے، پھر اس پانی سے اس کو نہلا دیا جائے جو نظر کا شکار ہو۔ انشاء اللہ ایک بار غسل کرنے سے ہی نظر اتر جائے گی اور مریض بھلا چنگا ہو جائے گا۔

طریقہ (۲) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھی جائے: بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدِ اللّٰہُ یَشْفِیْكَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ۔

طریقہ (۳) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ عَیْنٍ۔

طریقہ (۴) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

طریقہ (۵) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر قرآن کریم کی آخری ۳ سورتیں سورۂ اخلاص اور معوذتین تین تین بار پڑھیں اور مریض پر دم بھی کردیں، انشاء اللہ نظر اتر جائے گی۔

طریقہ (۶) : یہ دعا ۷ مرتبہ پڑھ کر مریض پہ دم کردیں، انشاء اللہ نظر سے نجات ملے گی: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

طریقہ (۷) : ان کلمات کو صرف ایک بار پڑھ کر مریض پر دم کردیں اور ان ہی کلمات کو پڑھ کر پانی پر دم کرکے مریض کو پلادیں: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاءَ وَ بَرَاءَ ةِ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَارَحْمٰن۔

طریقہ (۸) : ان کلمات کو ۳ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کردیں: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ عِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ۔

طریقہ (۹) : ان کلمات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یُخْلَفُ وَعْدُكَ سُبْحٰنَكَ وَ بِحَمْدِكَ۔

طریقہ (۱۰) : اس دعا کو بھی صرف ایک بار پڑھ کر دم کردیں: اَعُوْذُ بِوَجْہِ الْعَظِیْمِ لِلَّذِیْ لَا شَیْءَ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَ اَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمْتُ مِنْھَا وَمَالَمْ اَعْلَمْ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذَرَاءَ وَ بَرَاءَ وَ مِنْ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ لَا اُطِیْقُ شَرَّہٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔

طریقہ (۱۱) : کیسی بھی سخت نظر ہو، ان کلمات کو ایک بار پڑھ کر نظر زدہ پر دم کردیا جائے، انشاء اللہ نظر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَاْ لَمْ یَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَ شِرْكِہٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

طریقہ (۱۲) : اس دعا کے بارے میں اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر روزانہ اس دعا کو نماز فجر کے بعد پڑھ لیا جائے تو سارا دن پڑھنے والا ہر طرح کی نظر بد سے محفوظ رہتا ہے اور اگر کوئی نظر بد کا شکار ہوجائے تو اس دعا کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے یا کوئی دوسرا پڑھ کر اس پر دم کردے تو نظرِ بد سے نجات مل جاتی ہے۔

دعاء یہ ہے:

تَحَصَّنْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلٰھِیْ وَ اِلٰہُ كُلِّ شَیْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ وَ تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِیَ الرَّزَّاقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِ حَسْبِیَ اللّٰہُ ھُوَ حَسْبِیَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ

يُجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ كَفٰى سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ دُعَا كُلَّ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمٰى حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

طریقہ (۱۳) : نظرِ بد سے حفاظت اور نظرِ بد سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ تیار کر کے گلے میں ڈالیں، نظرِ بد سے حفاظت رہے گی اور اگر نظر لگ گئی ہوگی تو اس سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو بطور خاص باوضو ہو کر لکھنا چاہئے، بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ	بسم اللہ	الرحمن	الحمدللہ	رب العالمین
الرحمن الرحیم	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین
اھد نا الصراط	المستقیم	صراط الذین	انعمت	علیھم
غیرالمغضوب	علیھم	ولا	الضالین	آمین

طریقہ (۱۴) : کیسی بھی نظر ہو یا عورت یا کمزور ہو اس کو اتارنے کے لئے سورہ فاتحہ تین مرتبہ پڑھیں، اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں اور سر سے پیروں کی طرف تین بار پھونک ماریں، انشاء اللہ نظر اتر جائے گی اور اس کے اثراتِ بد سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ (۱۵) : اگر کسی بچے کو نظر لگ جائے تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں اور دن میں صبح شام اور رات کو "یاسلام" سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

۲۵	۳۹	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۲۶	۳۸
۳۰	۳۳	۴۱	۲۷
۴۰	۲۸	۲۹	۳۴

طریقہ (۱۶) : اگر کسی مرد کو نظر لگ جائے تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں اور سو مرتبہ "یاموخرُ" پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۱۷	۲۱۴	۲۱۸
۲۱۵	۲۱۰	۲۰۵	۲۱۶
۲۰۹	۲۱۲	۲۱۹	۲۰۶
۲۱۸	۲۰۷	۲۰۸	۲۱۳

طریقہ (۱۷) : اگر کسی عورت کو نظر لگ جائے تو یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور سو بار "یاحفیظ" پڑھ کر اس عورت پر دم کر دیں، انشاء اللہ نظر بد سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۲	۲۵۵	۲۵۲	۲۴۹
۲۵۳	۲۴۸	۲۴۳	۲۵۴
۲۴۷	۲۵۰	۲۵۷	۲۴۴
۲۵۶	۲۴۵	۲۴۶	۲۵۱

طریقہ (۱۸) : کسی بھی بچے کو یا کسی بھی عورت مرد کو یا کسی بھی سامانِ تجارت یا اسباب خانہ کو نظر لگ جائے تو اس آیت کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں یا تعویذ بنا کر گھر میں لٹکا دیں یا کھلا فریم میں آویزاں کریں یا بغیر فریم کے لکھ کر گھر کی کسی دیوار پر چسپاں کر دیں، انشاء اللہ نظر بد سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ.

طریقہ (۱۹) : کتنی بھی خطرناک نظر ہو اس نقش کو گلے میں ڈالنے سے اتر جاتی ہے۔ یہ نقش بچوں پر، بڑوں پر اور جانوروں پر یکساں موثر ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔

۷۸۶

۶۱۲۶۹	۶۱۲۸۳	۶۱۲۸۰	۶۱۲۷۶
۶۱۲۸۱	۶۱۲۷۵	۶۱۲۷۰	۶۱۸۲۸۲
۶۱۲۷۴	۶۱۲۷۸	۶۱۲۸۵	۶۱۲۷۱
۶۱۲۸۴	۶۱۲۷۲	۶۱۲۷۳	۶۱۲۷۹

طریقہ (۲۰) : اگر ماں باپ یہ چاہیں کہ ان کے بچے نظر بد سے محفوظ رہیں تو اس نقش کو اپنے بچوں کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ بچے اچھی بری نظر سے محفوظ رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲۰۳	۷۲۱۷	۷۲۱۴	۷۲۱۰
۷۲۱۵	۲۲۰۹	۷۲۰۴	۷۲۱۶
۷۲۰۸	۷۲۱۲	۷۲۱۹	۷۲۰۵
۷۲۱۸	۷۲۰۶	۷۲۰۷	۷۲۱۳

طریقہ (۲۱) : شادی کے بعد اگر دولہا دلہن کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کی خواہش ہو اور نظر بد کا اندیشہ ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، یہی نقش نئے کاروبار، نئے آفس، نئی فیکٹری کی شروعات میں کالے کپڑے میں پیک کرکے لٹکا دینا چاہئے۔ نئے مکان میں رہائش کے وقت اگر اس نقش کو لکھ کر گھر کے کسی کمرے میں لٹکا دیں تو پورا گھر نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۱۵	۲۳۲۹	۲۳۲۶	۲۳۲۳
۲۳۲۷	۲۳۲۲	۲۳۱۶	۲۳۲۸
۲۳۲۱	۲۳۲۴	۲۳۳۱	۲۳۱۷
۲۳۳۰	۲۳۱۸	۲۳۳۰	۲۳۲۵

طریقہ (۲۲) : یہ نقش ہر طرح کی نظر بد کو ختم کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۶۶	۱۱۷۹	۱۱۷۶	۱۱۷۳
۱۱۷۷	۱۱۷۲	۱۱۶۷	۱۱۷۸
۱۱۷۱	۱۱۷۴	۱۱۸۱	۱۱۶۸
۱۱۸۰	۱۱۶۹	۱۱۷۰	۱۱۷۵

طریقہ (۲۳) : نظر بد کو ختم کرنے کے لئے یہ عمل نہایت آسان بھی ہے اور بے حد موثر بھی، ایک مٹی کا بڑا سا پیالہ لے کر دونوں پیروں کی ایڑیاں اس میں رکھ دیں اور اس میں پانی بھر دیں، اس کے بعد عامل درج ذیل عمل ۴۱ مرتبہ پڑھے اور مریض سے یہ تاکید کردیں کہ میں جیسے ہی تم پر دم کروں اسی وقت تم پیروں پر زور دے کر پیالے کو توڑ دینا، انشاءاللہ اسی وقت نظر بد ختم ہو جائے گی۔

عمل یہ ہے: **بسم اللہ باشالی** شغادے نظر بد بنادے بحق بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

طریقہ (۲۴) : اگر کوئی شخص نظر بد کا شکار ہو اور کسی بھی عمل سے نظر کٹ نہیں رہی ہو تو مریض کے پہنے ہوئے کپڑے پر اس نقش کو لکھ کر پھر اس کپڑے کو کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں اور ۷ دن تک روزانہ عصر کے بعد اس نقش کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں، انشاءاللہ نظر کٹ جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

قولہ ۷۸۶ الحق

ح ح ح ح ح ح

ب ب ب ب ب ب

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

ولہ الملک

طریقہ (۲۵) : نظر بد سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ۳ دن تک دن میں ۲ مرتبہ صبح شام مریض کو پلائیں، انشاءاللہ نظر بد سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

حسبنا	الله	ونعم	الوكيل
عزيز	سابق	محيط	مغنى
مانع	واحد	ملك	عالم
محى	مميت	معبود	باقى

☆☆☆

قسط نمبر: ۱۵

عکسِ سلیمانی

برائے استخارہ

عشاء کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں، اس کے بعد اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اکثر خواب میں پہلی ہی شب میں رہنمائی مل جاتی ہے، لیکن پہلی رات میں رہنمائی حاصل نہ ہونے پر لگاتار ۳ر راتوں تک یہ عمل کریں، انشاء اللہ تیسری رات میں رہنمائی یقینی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ اس عمل کے لئے بستر پاک صاف ہونا چاہئے اور عامل کو باوضو ہو کر سونا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۸۸۳	۱
۸۸۲	۲	۷	۱۲
۳	۸۸۵	۹	۶
۱۰	۵	۴	۸۸۴

جان و مال کی حفاظت کے لئے

جو شخص آیت الکرسی کے اس نقش کو اس طرح لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے گا یا اپنے دائیں بازو پر باندھے گا وہ ہر طرح کی آفت و مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اگر اس نقش کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیں تو گھر چور چکاری سے اور اثرات بد سے اور دوسری ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ نقش اگر کسی گاڑی میں رکھ دیا جائے تو گاڑی حادثوں سے اور ایکسیڈنٹ سے محفوظ رہے اور سفر خیر و عافیت کے ساتھ تمام ہو۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے استعمال میں لانا چاہئے۔ یہ نقش نہایت موثر ثابت ہوتا ہے اور اس نقش کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴ ۵۱۶	۴ ۵۱۹	۴ ۵۲۲	۴ ۵۰۹
۳ ۵۲۱	۳ ۵۱۰	۳ ۵۱۵	۳ ۵۲۰
۳ ۵۱۱	۳ ۵۲۴	۳ ۵۱۷	۳ ۵۱۴
۳ ۵۱۸	۳ ۵۱۳	۳ ۵۱۲	۳ ۵۲۳

سحر مدفونہ کو نکالنے کے لئے

اگر کسی گھر میں سحر کا پتلا وغیرہ دبایا گیا ہو تو اس جگہ کو معلوم کرنے کے لئے عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ تکوِیْرْ کی تلاوت کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں، انشاءاللہ خواب میں الہام ہوگا اور اُس جگہ کی نشاندہی ہوگی جہاں جادو دفن ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۹۵۷۴	۹۵۷۷	۹۵۸۱	۹۵٦۷
۹۵۸۰	۹۵٦۸	۹۵۷۳	۹۵۷۸
۹۵٦۹	۹۵۸۳	۹۵۷۵	۹۵۷۲
۹۵۷٦	۹۵۷۱	۹۵۷۰	۹۵۸۲

آسیب سے نجات کا آسان طریقہ

سورۂ ناس کو سات مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کردیں، پھر اس تیل میں دونوں ہاتھ کی شہادت کی انگلیاں اس تیل میں تر کرکے مریض کے دونوں کانوں میں داخل کریں اور ایک منٹ تک انگلیاں اندر ہی رکھیں، اس کے بعد ہاتھ پیروں کے بیسوں ناخنوں پر یہ تیل لگادیں، بھنوؤں پر بھی لگادیں اور پیشانی پر بھی یہ تیل لگادیں، ناک کے دونوں سوراخوں میں بھی تیل لگادیں اور ذیل کا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاءاللہ آسیب سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۱۲۲۵	۱۲۲۸	۱۲۳۱	۱۲۱۷
۱۲۳۰	۱۲۱۸	۱۲۲۴	۱۲۲۹
۱۲۱۹	۱۲۳۳	۱۲۲٦	۱۲۲۳
۱۲۲۷	۱۲۲۲	۱۲۲۰	۱۲۳۲

اس عمل کے بعد یہ نقش گلاب وزعفران سے گیارہ عدد لکھ لیں اور گیارہ دن تک روزانہ ایک نقش عصر کے بعد مریض کو پلادیں اور اس نقش کو ایک گھنٹے پہلے پانی میں گھول دیا کریں۔

۱۸۶

بحق باللہ العلی العظیم

ھ ۱۱ ۱۱

آسیب وسان دفع شود

حمل قرار پانے کے لئے

جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو تو اس کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں، ان کلمات کو لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے اس دن ڈالیں جب عورت نے ایام حیض سے فارغ ہو کر سر دھویا ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھو ھو ھو ھو ھو ھو ھو اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ حی حی حی حی حی حی حی قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔

برائے حفاظتِ حمل

اگر کسی عورت کے حمل ٹھہرنے کے بعد حمل اس نقش کو سرخ پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور جب نواں مہینہ لگ جائے تو اس نقش کو اتروادیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

حفاظت حمل کا دوسرا نقش

اور اس نقش کو حاملہ کی پشت پر باندھ دیں، اس کو بھی نواں مہینہ لگتے ہی اتروادیں، یہ نقش خاکی چال سے لکھا جائے گا۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۸۱	۲۷۴
۲۷۵	۲۷۷	۲۷۹
۲۸۰	۲۷۳	۲۷۸

برائے الفت ومحبت

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب وزعفران سے دوعدد لکھیں، ایک نقش کو پانی میں پکالیں اور پانی میں پکاتے وقت پانی میں تھوڑی سی شکر ڈال لیں، پھر اس پانی میں آٹا گوندھ کر اس سے ایک روٹی بنالیں اور یہ روٹی کتے کو کھلادیں۔

دوسرا نقش آٹے میں گولا بنا کر اس کو کسی دریا، نہر یا کسی تالاب میں ڈال دیں۔ اگر لڑکی کی محبت حاصل کرنی ہو تو روٹی کتیا کو کھلائیں اور اگر مرد کی محبت حاصل کرنی ہو تو روٹی کتے کو کھلائیں۔ اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ اگر نوچندی جمعہ کو لکھیں یا عروج ماہ میں جمعہ کو لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۱	۱۶	۲
۴	۱۸	۹	۳
۱۰	۰	۷	۱۷
۱۹	ع	۴	۹

لا اع بہ ع لاع قسم حامل

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب ومطلوب کا نام مع والدہ لکھیں۔

محبت میں بے قرار کرنے کے لئے

اس نقش کو محبت میں بے قرار کرنے کے لئے بکری کے شانہ پر لکھیں اور اس کو آگ میں ڈال دیں، مطلوب بے قرار ہوگا اور ملاقات کے لئے بے تاب رہے گا۔ اگر مرد کو بے قرار کرنا ہو تو بکرے کے شانہ پر لکھیں۔ اس نقش کو جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں لکھیں، نقش کو بعینہ اسی طرح لکھیں۔

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
ع	۳	۸

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں بات بات پر جھگڑا ہوتا ہو اور دونوں کے درمیان محبت کی کمی ہو تو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈال دیں۔ اگر شوہر ناراض رہتا ہو تو نقش بیوی کے گلے میں ڈالیں اور اگر بیوی ناراض رہتی ہو تو نقش شوہر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ دونوں کے درمیان محبت قائم ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۰۲	۲۰۱۶	۲۰۱۳	۲۰۰۹
۲۰۱۴	۲۰۰۸	۲۰۰۳	۲۰۱۵
۲۰۰۷	۲۰۱۱	۲۰۱۸	۲۰۰۴
۲۰۱۷	۲۰۰۵	۲۰۰۶	۲۰۱۲

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

برائے تسخیر خلائق

قطب رو کھڑے ہو کر اپنا دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر سفید رنگ کی موٹھ کے گیارہ دانوں پر، ایک دانے پر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ان دانوں کو مٹی کی چھوٹی ہانڈی یا مٹی کی کلیا میں رکھ کر اپنے مکان میں دبا دے اور اس کے بعد سوا لاکھ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اس کا ثواب سرکار دو عالم ﷺ کو اور اہل بیت کو پہنچا دے، انشاء اللہ لوگوں کا ہجوم رہے گا، دولت بھی خوب آئے گی لیکن واضح رہے کہ اللہ کی مخلوق کی خدمت میں کبھی کوتاہی نہ کرے اور ہمیشہ غریبوں کی دل کھول کر مدد کرتا رہے تاکہ تمام عمر اس عمل کی برکتوں سے مستفیض ہو۔

تسخیر خلائق کا ایک اور عمل

ایک شخص نہایت فاضل نام اس کا سلیمان تھا، لیکن بہت گمنامی کی زندگی گذار رہا تھا، لوگ اس سے معاملات کرتے ہوئے کتراتے تھے اور اس کو عزت نہیں دیتے تھے۔ اس نے ابن عربیؒ سے اس کی شکایت کی اور کوئی روحانی مدد مانگی۔ اللہ نے اس کو یہ نقش دیا اور اس سے کہا کہ اس کو اپنی ٹوپی میں رکھ لو یا اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لو۔ اس کے بعد سلیمان کی اس قدر پذیرائی ہوئی کہ وہ خود حیرت میں پڑ گیا۔ جب وہ گھر سے نکلتا تو لوگوں کا ایک ہجوم اس کے آگے پیچھے ہوتا تھا۔ اس کے بعد وقت کے سلطان اور بادشاہ بھی اس کی عزت و تکریم کرنے پر مجبور ہوتے تھے۔ اس کے گھر میں لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور افسران اس سے ڈرنے لگے کہ کہیں یہ ہماری سلطنت نہ چھین لے۔

ماہرین عملیات نے فرمایا ہے کہ اس نقش کو شرف زہرہ کے اوقات میں لکھیں یا نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھیں یا پھر عروج ماہ

میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو اس کی برکتیں جلد ظاہر ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الله الله الله

۱۰۰۵	۱۰۱۰	۱۰۰۳
۱۰۰۴	۱۰۰۶	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۱۰۰۲	۱۰۰۷

الله الله الله

قضاء حاجت کے لئے

اسم ذات الٰہی ہر قسم کی حاجت روائی میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے، اس اسم الٰہی کو روزانہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ لگاتار ۶۶ دن تک پڑھیں اور روزانہ اس اسم الٰہی کے چھیاسٹھ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، انشاء اللہ حاجت کیسی بھی ہوگی بشرطیکہ جائز ہو، انشاء اللہ ۶۶ دن میں پوری ہو جائے گی۔

اسم الٰہی کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

دوران عمل اپنی خواہش اور حاجت کو اپنے ذہن میں رکھیں، عمل ہمیشہ باوضو کریں اور نقش بھی روزانہ باوضو لکھیں۔

آگ بجھانے کے لئے

اگر کسی جگہ آگ لگ جائے تو مٹی کے کورے ٹھیکرے پر اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھ کر اُس ٹھیکرے کو آگ میں ڈال دیں، انشاء اللہ چند ہی منٹ میں آگ بجھ جائے گی اور اگر ان میں اس کو اسی طرح لکھ کر اُس دریا میں پھینک دیں جہاں طوفان آرہا ہے تو چند ہی منٹ میں طوفان ختم جائے گا۔ اصحاب کہف کے نام یہ ہیں:

الٰهی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوبس و کلبهم قطمیر و علی الله قصد السبیل و منها جائر ولو شاء لهدکم اجمعین. برحمتك یا ارحم الراحمین۔

حفاظت مکان کے لئے

اگر کسی مکان میں پتھر آتے ہوں یا بار بار آگ لگتی ہو یا خون کی چھینٹیں آتی ہوں یا بال یا گوشت آتا ہو یا اور کسی طرح جنات پریشان کرتے ہوں یا کوئی جادو وغیرہ کے ذریعہ دکھ پہنچاتا ہو تو ان سب چیزوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نقش کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر لٹکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں پکا کر اس پانی کو گھر کے تمام کونوں اور در و دیوار پر لٹکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں پکا کر اس پانی کو گھر کے تمام کونوں اور دیواروں پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا اور جادو اور جنات کی کاروائیوں سے پوری طرح حفاظت ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

مستجاب الدعوات بننے کے لئے

اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی صاحب ایمان یہ چاہتا ہو کہ اس کی ہر جائز دعا قبول ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ۴۰ روز تک روزانہ ۱۲ مرتبہ سورۂ یٰسین اور ۷۲ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس دوران اپنی زبان کی بطور خاص حفاظت کرے۔ جھوٹ، غیبت، لعن طعن وغیرہ سے پرہیز رکھے اور رزق حلال کا اہتمام کرے۔ انشاء اللہ اس کے بعد اپنے لئے یا دوسروں کے لئے جو دعا کرے گا قبول ہوگی۔

بواسیر کے چھلے اور بلڈ پریشر کا عمل

چاندی یا کسی بھی طرح کی دھات کے چھلے تیار کرنے کا طریقہ۔ یہ چھلے بواسیر سے نجات کے لئے اور بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے باذن اللہ موثر ثابت ہوتے ہیں، ان کو تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۴ شعبان کو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ۴۱ مرتبہ سورۂ یٰسین، پانچ مرتبہ سورۂ رحمٰن، سات مرتبہ سورہ مزمل، ۷ مرتبہ سورہ فاتحہ اور اخیر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کردیں، پھر اس پانی میں چھلے ڈال دیں، ایک گھنٹے تک چھلے پانی میں پڑے رہنے دیں۔ اس کے بعد انہیں نکال کر رکھ لیں اور مریض کو دیتے وقت یہ ہدایت کردیں کہ ۳ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد وہ اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لے۔ اگر ضرورت مند غیر مسلم ہو تو اس کو ہدایت کریں، وہ ۳ مرتبہ "یا کافی یا شافی" پڑھ کر چھلے کو انگلی میں ڈالے۔

کمالات جفر زہرہ و مشتری تثلیث

تسخیر ورجوع خلائق

.... حکیم سرفراز احمد زاھد

حسب منشاء شادی

اس بات سے اہل دانش بخوبی آگاہ ہیں کہ کسی انسان کے دل کو اپنے لئے مسخر کرنا کتنا مشکل کام ہے، خاص کر عاملین کو اس سے کافی تعلق ہے۔ ہر کتاب میں ہر رسالہ میں حُب اور حاضر مطلوب کے سریع الاثر اعمال لکھے ہوتے ہیں، تاکہ جس کو دل قبول کرے اور جس پر آسانی سے حاصل ہو سکے۔ اسی عمل کو اپنے عمل میں لاکر مقصد حاصل کیا جا سکے، لیکن اساتذہ کرام بھی اس نقطہ سے باین ہمہ متفق ہیں کہ بعض اصول ایسے ہیں جو پوشیدہ رکھے جاتے ہیں جن کی قوت تاثیر سے صاحب جفر اچھی طرح واقف ہوتا ہے، بعض دلوں میں چھپا کر رکھتے ہیں بعض تحریر میں مخفی کر دیتے ہیں، عملیات کا کام بہت نازک ہے، جتنا اسے آسان سمجھا جاتا ہے اتنا ہے نہیں، کیوں کہ ایک عمل کو مکمل قواعد عملیات پر عمل کرتے ہوئے تیار کیا جائے تو کام کرتا ہے اور بلکہ بعض اوقات تو تیر کی طرح کام کرتا ہے، جس سے حیران رہ جاتا ہوں اور کئی دفعہ مکمل شرائط کے ساتھ تیار کرنے کے باوجود وہی عمل ایسا ناکام ہوتا ہے کہ مطلق اثر نہیں کرتا، باوجود اس کے کہ میں باریکیوں سے کچھ نہ کچھ واقف ہوں، پھر ناکامی کا سبب کیا ہے، جب ایک عمل میں اثر ہے، طاقت ہے، پھر ناکام ہونے سے کیا مراد ہے، جہاں تک میں نے سوچا ہے میرا ایمان ہے کہ ”وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِهٖ“ یعنی اللہ کا حکم ہر امر پر غالب ہے، اس کا کلام ہے اور وہ موثر حقیقی ہے، ذرہ ذرہ اس کے حکم کا پابند ہے، میں اور میرا علم اسی کا محتاج ہے۔

عملیات جفر میں وقت ایک بہت ضروری حصہ ہے، صحیح وقت کا استخراج ماہر جفر کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ علم جفر سے واقفیت، عملیات میں علم نجوم سے شُد بُد نہ ہونا اکثر ناکامی کا سبب بنتا ہے، درست وقت ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اس کا حصول کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ عمل کتنا ہی طاقت ور ہو اگر مناسب وقت پر نہیں کیا گیا تو اس کی پوشیدہ روحانی قوتیں متحرک ہونے میں ناکام رہتی ہیں، اکثر عملیات حب وتالیف ورجوع قلب شرف زہرہ یا کسی اور شرف میں کرنا ضروری ہوتے ہیں، اگر یہ اوقات میسر نہ ہوں تو نظرات سے کام لیا جاتا ہے، یہ نظرات سعد بعض اوقات شرف سے زیادہ موثر ہوتی ہیں، آنے والے مہینوں میں کئی اچھی نظرات حاصل ہوں گی، ان میں حصول مقصد کے لئے کام کیا جاسکتا ہے۔ سعد نظر میں تسخیر محبوب شادی، نکاح، تسخیر افسران، حصول مال ودولت، استحکام جائیداد، ازدواجی تعلقات، کاروبار، مقدمہ، امتحان، غرض ہر نیک کام کے علاوہ تباہی دشمنان، زبان بندی، ناجائز تعلقات کا خاتمہ اور طلاق، عداوت بغض کے اعمال تیار کئے جاسکتے ہیں، یہ سعد نظرات زہرہ و مشتری تثلیث وتسدیس وقران وغیرہ ہیں۔

یادر کھئے اعمال حب صرف عشق ومحبت پر ہی منحصر نہیں ہیں، بلکہ انسانی زندگی میں جتنے مسائل درپیش ہوتے ہیں، ان سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے ان اعمال کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے، اگر ہمارا نظریہ ہو کہ دیئے گئے اور تعریف شدہ اعمال صرف جنس مخالف ومونث کو تسخیر کرنے کے لئے ہیں تو یہ ہماری خام خیالی اور محدود سوچ وعلم کی غمازی ہے، اگر بالفرض ہم اس بات کو پختہ کرلیں، تو زندگی کے دوسرے مسائل مثلاً رزق، بیماری، مقدمہ، قرض، بیرون ملک کا سفر، خاندانی جھگڑے، اور مسائل زمین جائیداد، پیدائش اور جنس کے لئے الگ اعمال اور وظائف تخلیق کرنے پڑیں گے، ایسا نہیں ہے کہ صرف

ایک عمل ہی تصرفات کا درجہ رکھتا ہے اور یہ کرنے والے کی صوابدید اور ذہنی صلاحیت پر منحصر ہے کہ اس کی سوچ اور ادراک کتنا وسیع ہے تاکہ وہ یا ہم اس عمل کو نئے مسائل کے مطابق تبدیل کر سکیں۔

اس سال کی سب سے طاقت ور ترین نظر زہرہ ومشتری کی تثلیث یکم جون بروز جمعہ شام ۷ بجکر ۵۸ منٹ پر زہرہ ومشتری کی تثلیث ہوگی۔ اور یہ سعید وقت نہایت قیمتی مانا گیا ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا قرب چاہتے ہیں۔

(۱) طالب مع والدہ، شاہد حسن بن رفیقہ، اعداد ۸۲۳
طلوب مع والدہ، زیب النساء بنت قمر النساء ۶۴۳
جاذب ۷۰۶
مجذوب ۷۵۱
حبیب ۲۲
مطیع ۱۲۹

(۲) طالب = ۸۲۳ + عدد جاذب = ۷۰۶ = ۱۵۲۹ + عدد حبیب = ۳۳۶۳۸۔

مطلوب + ۶۴۳ + عدد مجذوب = ۷۵۱ = ۱۳۹۴ + عدد مطیع ۱۲۹ = ۱۷۹۸۲۶۔

عدد آیات مبارکہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ تا عَلٰی عَیْنِیْ (سورۃ طٰہٰ ۳۹) = ۲۱۲۳۔

تینوں اعداد کو جمع کیا۔ ۳۳۶۳۸ + ۱۷۹۸۲۶ + ۲۱۲۳ = ۲۱۵۵۸۷ عدد نمبر ایک۔

(۳) عدد لفظ محبت = ۴۵۰+۱۹　　۴۷۷۰
عدد لفظ شدید = ۳۱۸+۱۹　　۴۷۷۰
مجموعہ　　۱۳۳۲۰ عدد نمبر دو۔

اب عدد نمبر ایک سے عدد نمبر دو کو تفریق کریں گے اور ۴ پر تقسیم کریں گے۔

۲۱۵۵۸۷ ـ ۱۳۳۲۰ = ۲۰۲۲۶۷ (مربع پر کرنے کے لئے ۴ پر تقسیم کریں گے) اب نقش پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو خانوں میں عدد محبت جمع ہوں گے، دوسرے خانوں میں عدد شدید جمع ہوں گے، اسی حساب سے تمام نقش مکمل ہوگا اور اس کا وفق عدد نمبر ایک کے برابر ہوگا تو نقش درست ہے ورنہ غلط۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

(۲۰۲۲۶۷ ÷ ۴ = ۵۰۵۶۶ باقی ۳) خانہ نمبر ۵ میں اضافہ ہوگا۔

خانہ اول　۵۰۵۶۶
عدد محبت　۴۵۰
۵۱۰۱۶　خانہ اول میں درج ہوگا
عدد محبت ۴۵۰
۵۱۴۶۶　خانہ دوم
عدد شدید　۳۱۸
۵۱۷۸۴　عدد خانہ سوم
عدد شدید　۳۱۸
۵۲۱۰۲　خانہ سوم
عدد محبت　۴۵۰
۵۲۵۵۳　خانہ پنجم
عدد محبت　۴۵۰
۵۳۰۰۳　خانہ ششم
عدد شدید　۳۱۸
۵۳۳۲۱　خانہ ہفتم
عدد شدید　۳۱۸
۵۳۶۳۹　خانہ ہشتم
عدد محبت　۴۵۰
۵۴۰۸۹　خانہ نہم
عدد محبت　۴۵۰
۵۴۵۳۹　خانہ دہم
عدد شدید　۳۱۸
۵۴۸۵۷　خانہ گیارہواں
عدد شدید　۳۱۸
۵۵۱۷۵　خانہ بارہواں
عدد محبت　۴۵۰
۵۵۶۲۵　خانہ تیرہواں
عدد محبت　۴۵۰
۵۶۰۷۵　خانہ چودھواں

عددشدید ۳۶۸

۵۶۳۹۳ خانہ پندرہواں

عددشدید ۳۶۸

۵۶۷۱۱ خانہ سولہواں

۷۸۶

جبرائیل

۵۲۱۰۲	۵۶۳۹۳	۵۳۵۳۹	۵۱۵۵۳
۵۴۰۸۹	۵۳۰۰۳	۵۱۷۸۴	۵۶۷۱۱
۵۳۳۳۱	۵۵۱۷۵	۵۵۶۱۵	۵۱۴۶۶
۵۶۰۷۵	۵۱۰۱۶	۵۳۶۳۹	۸۴۸۵۷

الحب زیب النساء بنت قمر النساء
علی حب وعشق شاہد حسن بن رفیقہ
مسخر ومہربان گردد
العجل الساعہ الساعہ

چال نقش

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۹	۶	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

اس کا وفق ہر طرف سے عدد نمبر ۲۱۵۵۸۷ کے برابر ہے۔ اس کے نیچے عزیمت لکھیں۔

طریقہ استعمال یہ ہے کہ نقش مکمل اضلاع اور مقرب فرشتوں کے ساتھ لکھا جائے، یہ نقش ساعت زہرہ میں مشک وزعفران سے لکھیں، عرج ماہ ہو، شرف زہرہ میں بھی لکھا جا سکتا ہے، پانچ تعویذ لکھیں، عناصر کے مطابق استعمال کریں اور پانچواں سبز کپڑے میں سلائی کر کے طالب پاس رکھے یا بازو پر باندھے اور روزانہ تصور سے آیت پاک کا ورد کرے، انشاء اللہ جلد اثرات ظاہر ہوں گے۔

جمعہ : تمام دنوں کا سردار ہے۔ مبارک ہے واسطے ترویج

جدول ایام هفته سعد ونحس

اور نکاح کے نماز جمعہ سے قبل سفر کرنا مکروہ ہے۔ ساعت اول میں بعد فجر (۲۵۶) مرتبہ یا نور پڑھے۔ تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔ اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو بوقت شب دو رکعت نماز پڑھے تو ممکن ہے خواب میں معلوم ہو جائے کہ چور کون ہے

شنبه : (ہفتہ) سب کاموں کے واسطے خوب ہے۔ خصوصاً سفر کے لئے بعد نماز صبح ۱۰۶۰ یا غنی پڑھے تو بارگاہ خداوندی سے بے حد مال عطا ہوگا۔

یکشنبه : (اتوار) عمارت بنانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ بعد نماز صبح ساعت اول میں یا فتاح ۴۸۹ بار پڑھے تو فتح ونصرت حاصل ہوگی۔

دوشنبه : (سوموار) نحس ترین دن ہے کسی کام کے لئے مبارک نہیں ہے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز فجر ۱۲۹ بار یا لطیف پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مال عطا فرمائے گا۔

سه شنبه : (منگل) میانہ ہے اکثر کاموں کے واسطے، سفر کے لئے خوب ہے اس روز نیا لباس پہننا خوب ہے۔ طلب حاجت کے لئے خوب ہے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز صبح ۹۰۳ بار یا قابض پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی خواہش ہوگی۔

چهار شنبه : (بدھ) اکثر کاموں کے واسطے نیک نہیں تعمیر مکان کے لئے نیک ہے۔ بعد نماز صبح ساعت اول میں یا متعال ۵۴۱ بار پڑھنے سے عزت دنیا وآخرت حاصل ہو۔

پنجشنبہ: (جمعرات) مبارک ہے سب کاموں کے لئے خوب ہے، خصوصاً طلب حاجت اور سفر کے واسطے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز فجر یا رزاق ۳۰۸ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بے حد مال عطا فرمائے گا۔

حضور پرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہٗ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا، وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمر و زحل	مقابلہ	۱۵-۵۵
یکم جنوری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳-۵۷
یکم جنوری	قمر و شمس	مقابلہ	۷-۵۳
۲ جنوری	قمر و مریخ	تثلیث	۱۳-۱۰
۴ جنوری	قمر و مشتری	تربیع	۱۵-۴
۵ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۱۶-۵۴
۶ جنوری	قمر و مریخ	تسدیس	۱۹-۵۲
۶ جنوری	قمر و مشتری	تسدیس	۲۰-۱۳
۷ جنوری	قمر و عطارد	تربیع	۸-۲۱
۸ جنوری	شمس و مشتری	تسدیس	۱۷-۳۶
۹ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۲۱-۴۳
۱۰ جنوری	زہرہ و مریخ	تسدیس	۲-۲۷
۱۰ جنوری	شمس و مریخ	تسدیس	۱۱-۶
۱۱ جنوری	قمر و مشتری	قران	۱۳-۵۱
۱۳ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۲۰-۴۳
۱۵ جنوری	قمر و زحل	قران	۷-۱۸
۱۶ جنوری	قمر و مشتری	تسدیس	۱۶-۲۷
۱۷ جنوری	قمر و شمس	قران	۷-۳۶
۱۸ جنوری	قمر و مشتری	تربیع	۵-۲۹
۱۹ جنوری	قمر و مریخ	تربیع	۱۷-۲۱
۲۰ جنوری	قمر و زحل	تسدیس	۸-۵۷
۲۱ جنوری	قمر و عطارد	تسدیس	۴-۳۹
۲۲ جنوری	قمر و زہرہ	تسدیس	۲۳-۵۶
۲۳ جنوری	قمر و عطارد	تربیع	۲۰-۵۷
۲۵ جنوری	قمر و زحل	تثلیث	۴-۴۳
۲۵ جنوری	عطارد و زحل	تسدیس	۱۶-۵۷
۲۶ جنوری	قمر و مشتری	مقابلہ	۷-۱۹
۲۷ جنوری	قمر و شمس	تثلیث	۱۱-۱۳
۳۰ جنوری	قمر و مشتری	تثلیث	۱۰-۷
۳۱ جنوری	قمر و مریخ	تثلیث	۴-۴۲

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	قمر و زہرہ	مقابلہ	۴-۱۷
۲؍فروری	قمر و زحل	تثلیث	۸-۵۱
۳؍فروری	قمر و مشتری	تسدیس	۱۳-۲۷
۴؍فروری	زہرہ و مشتری	تربیع	۱۳-۲۰
۵؍فروری	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۱-۳
۶؍فروری	قمر و زحل	تسدیس	۱۹-۳۵
۷؍فروری	قمر و عطارد	تربیع	۵-۱۵
۸؍فروری	قمر و مشتری	قران	۳-۲۷
۸؍فروری	قمر و زہرہ	تربیع	۱۳-۴۶
۹؍فروری	قمر و مریخ	قران	۱۳-۹
۱۰؍فروری	قمر و شمس	تسدیس	۱۴-۴۳
۱۱؍فروری	شمس و مشتری	تربیع	۴-۵۰
۱۱؍فروری	قمر و زحل	قران	۱۹-۴۶
۱۳؍فروری	قمر و مشتری	تسدیس	۵-۱۱
۱۴؍فروری	عطارد و مشتری	تربیع	۴-۸
۱۴؍فروری	قمر و مریخ	تسدیس	۱۹-۵۸
۱۵؍فروری	قمر و عطارد	قران	۲۳-۳۵
۱۶؍فروری	قمر و زہرہ	قران	۲۲-۴
۱۷؍فروری	شمس و عطارد	قران	۱۷-۵۶
۱۸؍فروری	قمر و مشتری	تثلیث	۳-۴۲
۱۹؍فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۲۰-۴۷
۲۱؍فروری	قمر و عطارد	تسدیس	۱۰-۴۱
۲۲؍فروری	عطارد و زحل	تسدیس	۰۰-۵۱
۲۳؍فروری	قمر و عطارد	تربیع	۲۳-۱۹
۲۴؍فروری	قمر و زہرہ	تربیع	۹-۵۴
۲۵؍فروری	عطارد و مریخ	تربیع	۱۷-۴۱
۲۶؍فروری	قمر و عطارد	تثلیث	۹-۱۸
۲۶؍فروری	قمر و زہرہ	تثلیث	۱۶-۴۳
۲۸؍فروری	قمر و مریخ	تثلیث	۱۸-۵۸
۲۸؍فروری	قمر و مشتری	تربیع	۰۰-۶

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	عطارد و مریخ	تربیع	۵-۴۵
یکم مارچ	زہرہ و مشتری	تثلیث	۱۶-۵۱
۲؍مارچ	عطارد و مشتری	تثلیث	۲۱-۵۶
۳؍مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۲-۱۰
۳؍مارچ	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳-۱۸
۴؍مارچ	قمر و مریخ	تسدیس	۲-۵۰
۶؍مارچ	قمر و زحل	تسدیس	۹-۱
۷؍مارچ	قمر و مشتری	قران	۱۴-۴۵
۸؍مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۹-۴۵
۹؍مارچ	قمر و شمس	تربیع	۱۶-۴۹
۱۰؍مارچ	قمر و مریخ	قران	۶-۴۳
۱۱؍مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۱-۰۰
۱۱؍مارچ	عطارد و زحل	تربیع	۱۲-۳۲
۱۲؍مارچ	قمر و شمس	تسدیس	۱۱-۱۳
۱۳؍مارچ	زہرہ و مشتری	تربیع	۱۸-۸
۱۴؍مارچ	شمس و مشتری	تثلیث	۱-۴۵
۱۵؍مارچ	قمر و مشتری	تربیع	۲-۴۱
۱۶؍مارچ	قمر و مشتری	تسدیس	۷-۳۶
۱۷؍مارچ	قمر و شمس	قران	۱۸-۴۱
۱۸؍مارچ	قمر و زحل	تربیع	۱۵-۴۸
۱۹؍مارچ	قمر و عطارد	قران	۵-۱۲
۲۰؍مارچ	قمر و مریخ	تثلیث	۹-۴
۲۱؍مارچ	قمر و مشتری	مقابلہ	۲۲-۵۰
۲۲؍مارچ	قمر و شمس	تسدیس	۱۳-۵۰
۲۳؍مارچ	قمر و عطارد	تسدیس	۱۶-۰۰
۲۴؍مارچ	قمر و شمس	تربیع	۲۱-۴
۲۵؍مارچ	قمر و زہرہ	تربیع	۱۸-۴۳
۲۷؍مارچ	قمر و عطارد	تثلیث	۹-۳۹
۲۹؍مارچ	شمس و زحل	تربیع	۱۹-۴۵
۳۱؍مارچ	قمر و عطارد	مقابلہ	۲۱-۴۵

فہرست نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے

جنوری، فروری، مارچ

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲رفروری	تربیع عطارد ومشتری	شروع	۳_۲۷
۲رفروری	تربیع عطارد ومشتری	تکمیل	۲۰_۴۵
۳رفروری	تربیع عطارد ومشتری	ختم	۱۳_۵۲
۹رفروری	تسدیس عطارد وزہرہ	شروع	۲۲_۳۷
۱۰رفروری	تثلیث شمس ومشتری	شروع	۲۱_۳۲
۱۱رفروری	تسدیس عطارد وزہرہ	تکمیل	۲_۴۸
۱۱رفروری	تثلیث شمس ومشتری	تکمیل	۲۰_۵۵
۱۲رفروری	تسدیس عطارد وزہرہ	ختم	۵_۴۳
۱۲رفروری	تثلیث شمس ومشتری	ختم	۲۰_۱۴
۱۳رفروری	تسدیس شمس وزحل	شروع	۹_۴۳
۱۴رفروری	تسدیس شمس وزحل	تکمیل	۱۱_۲۷
۱۵رفروری	تسدیس شمس وزحل	ختم	۱۳_۱۰
۱۵رفروری	تسدیس عطارد ومریخ	شروع	۲۰_۹
۱۶رفروری	تسدیس عطارد ومریخ	تکمیل	۲۳_۴۴
۱۹رفروری	تسدیس عطارد ومریخ	ختم	۲_۴۷
۱۹رفروری	مقابلہ مریخ ومشتری	شروع	۱۸_۹
۲۱رفروری	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۱۰_۶
۲۱رفروری	تثلیث عطارد ومشتری	تکمیل	۲۳_۵۷
۲۲رفروری	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۱۳_۴۲
۲۳رفروری	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۱۲_۴۵
۲۳رفروری	تسدیس عطارد وزحل	تکمیل	۳_۱۴
۲۴رفروری	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۱۷_۳۹
۲۵رفروری	مقابلہ مریخ ومشتری	تکمیل	۱۹_۵۴
کیم مارچ	مقابلہ مریخ ومشتری	ختم	۲_۸

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۴رمارچ	تثلیث مریخ وزحل	شروع	۱۴_۴۰
۶رمارچ	تثلیث مریخ وزحل	تکمیل	۲_۱۵
۶رمارچ	قران شمس وعطارد	شروع	۳_۱۸
۷رمارچ	قران شمس وعطارد	تکمیل	۵_۵۸
۷رمارچ	تثلیث مریخ وزحل	ختم	۱۳_۴۷
۸رمارچ	قران شمس وعطارد	ختم	۸_۸
۱۲رمارچ	تربیع عطارد وزحل	شروع	۵_۱۲
۱۲رمارچ	تربیع عطارد وزحل	تکمیل	۱۷_۳۹
۱۳رمارچ	تربیع عطارد وزحل	ختم	۶_۵
۱۷رمارچ	تربیع شمس وزحل	شروع	۲_۲۱
۱۸رمارچ	تربیع شمس وزحل	تکمیل	۳_۱۷
۱۸رمارچ	قران عطارد وزہرہ	شروع	۸_۱۳
۱۸رمارچ	قران عطارد وزہرہ	تکمیل	۱۷_۵۶
۱۹رمارچ	قران عطارد وزہرہ	ختم	۳_۳۹
۱۹رمارچ	تربیع شمس وزحل	ختم	۴_۱۱
۲۳رمارچ	مقابلہ عطارد ومشتری	شروع	۲_۵۱
۲۴رمارچ	مقابلہ عطارد ومشتری	تکمیل	۱۷_۵۹
۲۵رمارچ	قران شمس وزہرہ	شروع	۰۰_۵۸
۲۵رمارچ	مقابلہ عطارد ومشتری	ختم	۸_۱۰
۲۵رمارچ	قران شمس وزہرہ	تکمیل	۱۵_۴۷
۲۶رمارچ	قران شمس وزہرہ	ختم	۶_۳۶
۲۹رمارچ	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۴_۵۰
۲۹رمارچ	تثلیث عطارد وزحل	تکمیل	۲۳_۴۶
۳۰رمارچ	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۱۹_۵۷

شرف قمر

۲۱ رفروری رات ۳ بج کر ۱۷ منٹ سے شروع ہوکر ۲۱ رفروری صبح ۶ بج کر ۵ منٹ تک۔

۲۰ رمارچ صبح ۱۰ بج کر ۹ منٹ سے ۲۰ رمارچ دن ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، مثبت کام کرنے کا مؤثر ترین وقت۔ عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں گے، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۶ رفروری دوپہر ایک بج کر ۱۱ منٹ سے ۶ رفروری سہ پہر ۳ بج کر ۴ منٹ تک۔

۵ رمارچ رات ۱۰ بج کر ۳۲ منٹ سے ۵ رمارچ رات ۱۲ بج کر ۲۳ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کام کرنے کا مؤثر ترین وقت عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

قمر در عقرب

۶ رفروری صبح ۹ بج کر ۲۶ منٹ سے ۸ رفروری شام ۶ بج کر ۲۳ منٹ تک۔ ۵ رمارچ صبح ۶ بج کر ۵۳ منٹ سے ۸ رمارچ رات ۳ بج کر ۳۳ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں سفر، منگنی، شادی، دکان وآفس کا افتتاح کرنے سے پرہیز رکھیں۔ یہ اوقات غیر مبارک ہوتے ہیں، ان اوقات میں اہم کام کرنا مناسب نہیں ہوتا۔

تحویل آفتاب

۱۹ رفروری آفتاب رات ۸ بج کر ۳۹ منٹ پر برج حوت میں داخل ہوگا۔

۲۰ رمارچ رات ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں۔ ان اوقات میں اپنی خاص ضرورتیں اور خواہشیں اللہ کے حضور رکھیں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف زہرہ

۴ رمارچ صبح ۴ بج کر ۴۹ منٹ سے شام ۷ بج کر ۵ منٹ تک زہرہ حالت شرف میں رہے گا۔

محبت، تسخیر اور التفات کے نقوش تیار کرنے کا مؤثر ترین وقت۔ یہ وقت پیغام نکاح اور شادی کے عملیات کرنے کے لئے بھی سعید اور مبارک مانا گیا ہے، اس وقت سے فائدہ اٹھانا دور اندیشی ہے۔

ہبوط عطارد

۲۵ رفروری رات ۱۰ بج کر ۱۰ منٹ سے ۲۶ رفروری دن ۱۰ بج کر ۵۰ منٹ تک عطارد حالت ہبوط میں رہے گا۔

کسی منیجر، طالب علم، وکیل اور جج کو اہم منصب اور مقبولیت سے ہٹانے کا منفی اہم ترین وقت۔ لیکن کسی کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانے سے گریز کریں۔

کاروبار اور لین دین کرنے کی مبارک تاریخیں

فروری: ۳،۱۳،۱۸،۲۶۔ **مارچ:** ۱،۲،۳،۷،۱۲،۱۷،۲۶،۳۰۔

منزل شرطین

۱۸ رفروری شام ۶ بج کر ۴ منٹ پر۔ ۲۲ رمارچ دن ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والے طلبہ متوجہ ہوں۔

رجعت وسیارگان

عطارد: ۷ رفروری دن ۳ بج کر ۶ منٹ پر برج دلو میں حالت استقامت میں ہوگا۔

عطارد: ۲۶ رفروری صبح ۴ بج کر ۳۸ منٹ پر برج حوت میں حالت استقامت میں ہوگا۔

عطارد: ۱۴ رمارچ رات ۲ بج کر ۳۸ منٹ پر برج حمل میں حالت استقامت میں ہوگا۔

عطارد: ۳۱ رمارچ رات ۱۱ بج کر ۴ منٹ برج ثور میں حالت استقامت میں ہوگا۔ ☆☆

TILISMATI DUNYA (MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P.)
ISSUE January, Feburary 2018

R.N.I.66796/92 RNP/SHN/61/2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

[illegible] کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکول عملیات 90/-	جانوروں کے علمی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمہ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعہ آیات قرآنی 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے [illegible] 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	موکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786